Postal Reg. No.L/P/GDP-1,DEC 2009

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 56

شمارہ 48

-: ایڈیٹر :-
منیر احمد خادم

-: نائبین :-
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی جہاز
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

18 ذی قعدہ 1428 ہجری 29 نبوت 1386 ہش 29 نومبر 2007

اخبار احمدیہ

قادیان دار الامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ و امرہ

خانہ کعبہ جسمانی طور پر مُحبانِ صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولۂ عشق اور محبت کو ظاہر کرے

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ فِیْہِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ○ (آل عمران: رکوع 10)

ترجمہ: سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے فائدہ کیلئے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکہ میں ہے وہ تمام جہانوں کیلئے برکت کا مقام اور موجب ہدایت ہے اس میں کئی روشن نشانات ہیں وہ ابراہیم کی قیام گاہ ہے اور جو اس میں داخل ہو وہ امن میں آجاتا ہے اور اللہ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر کا حج کریں (یعنی) جو (بھی) اس تک جانے کی توفیق پائے اور جو انکار کرے تو وہ یاد رکھے کہ اللہ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہ علیہ وسلم اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ: قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قِیْلَ ثُمَّ مَا ذَا قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا کہا گیا پھر؟ فرمایا: خدا کی راہ میں جہاد۔ عرض کیا گیا اس کے بعد؟ فرمایا حج مبرور۔

عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّھَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرَی الْجِھَادَ اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاھِدُ قَالَ اَفْضَلُ الْجِھَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ (بخاری)

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل جانتے ہیں تو کیوں نہ ہم بھی جہاد میں شریک ہوں آپؐ نے فرمایا تمہارے لئے افضل جہاد حج مبرور ہے۔

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"عبادت کے دو حصے ہیں ایک وہ جو انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو ڈرنے کا حق ہے۔ دوسرا حصہ عبادت کا یہ ہے کہ انسان خدا سے محبت کرے جو محبت کرنے کا حق ہے۔ یہ حق دو ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اپنی نسبت انسان سے مانگتا ہے۔ اسلام نے ان دونوں حقوق کو پورا کرنے کے لئے ایک صورت نماز کی رکھی جس میں خدا کے خوف کا پہلو رکھا ہے اور محبت کے اظہار کے لئے حج رکھا ہے۔

حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں۔ بعض وقت شدت محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے۔ کپڑوں کو سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا۔ غرض یہ نمونہ جو انتہائی محبت کے لباس میں ہوتا ہے وہ حج میں موجود ہے۔ سر منڈایا جاتا ہے۔ دوڑتے ہیں۔ محبت کا بوسہ رہ گیا وہ بھی ہے جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان میں چلا آیا ہے۔ پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے۔ اسلام نے پورے طور پر ان حقوق کی تکمیل کی تعلیم دی ہے۔ نادان وہ شخص ہے جو نابینائی سے اعتراض کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 299)

"محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبان صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور خدا نے فرمایا کہ دیکھ یہ میرا گھر ہے اور حجر اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے اور ایسا حکم اس لئے دیا تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولۂ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس کے گرد گھومتے ہیں۔ ایسی صورتیں بنا کر گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دُور کر دیتے ہیں۔ سر منڈوا دیتے ہیں اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اس کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں۔ اور اس پتھر کو خدا کے آستانہ کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے ہیں اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت کو پیدا کر دیتا ہے اور جسم اس کے گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگِ آستانہ کو چومتا ہے اور روح اس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے اور اس کے روحانی آستانہ کو چومتی ہے اور اس طریق میں کوئی شریک نہیں ایک دوست ایک دوست جانی کا خط پا کر بھی اس کو چومتا ہے کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا اور نہ حجر اسود سے مرادیں مانگتا ہے بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے بس جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں مگر وہ سجدہ زمین کے لئے نہیں ایسا ہی ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ اس پتھر کے لئے نہیں۔ پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان مگر اس محبوب کے ہاتھ کا ہے اس نے اس کو اپنے آستانہ کا نمونہ ٹھہرایا۔"

(روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 100)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

''شاہی کیمپ کے پاس کوئی شخص ٹھہر نہیں سکتا!''

قادیان میں زیارت کی غرض سے تشریف لانے والے جانتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ کی جانب شرق مسجد سے ملحق ایک بڑی عمارت تھی جس میں کہ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر تھے۔ آج وہ تمام عمارت گرا کر ایک صاف میدان کی شکل میں تبدیل کردی گئی ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ اس جگہ مسجد اقصیٰ کی توسیع ہوگی۔ گزشتہ تین ماہ سے اس عمارت کو منہدم کرنے کا کام جاری رہا۔ چونکہ اس کے اردگرد مکانات تھے، بالخصوص مسجد اقصیٰ، اور پھر چونکہ تنگ گلیوں میں سے ہو کر اس کا ملبہ باہر نکالا جانا تھا لہٰذا اس عمارت کو منہدم کرنے میں تین ماہ کا عرصہ لگ گیا۔

یہ عمارت دراصل پنڈت شنکر داس صاحب کا مکان تھا جو پنڈت موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں تعمیر کرایا تھا۔ چونکہ یہ مکان مسجد کے بالکل قریب تھا اور پھر دو منزلہ عمارت ہونے کی وجہ سے اس کی اونچی چھت سے بے پردگی بھی ہوتی تھی اور چونکہ پنڈت موصوف جماعت کے شدید مخالف تھے اس لئے صحابہ کو ان سے کچھ نہ کچھ ایذا رسانی کی بات سُننی پڑتی تھی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے جب اس تشویش کا ذکر کیا گیا تو حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر فرمایا:

''یہ کوئی فکر کی بات نہیں ہے شاہی کیمپ کے پاس کوئی شخص ٹھہر نہیں سکتا۔''

جس وقت حضور علیہ السلام نے یہ فرمایا اُس وقت پنڈت موصوف اور ان کا خاندان کافی ترقی پر تھا لیکن اس کے بعد ہی اس مکان کے مکینوں کو ایسے صدمات پہنچے شروع ہوئے کہ یہ گھرانہ اُجڑنے کے دہانے پر کھڑا ہو گیا۔ بالآخر پنڈت موصوف نے ستمبر 1931ء کے قریب یہ مکان جماعت کو بیچ دیا۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس عمارت میں کچھ ترامیم کر کے اس کو 1932ء میں صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے طور پر استعمال کیا جانے لگا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپریل 1932ء میں اس کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ قول ایک بار نہایت شان سے پورا ہو کہ:-

''شاہی کیمپ کے پاس کوئی شخص ٹھہر نہیں سکتا۔''

اور اب پچھتر (۷۵) سال سے زائد عرصہ کے بعد ایک بار پھر آپ کا یہ فرمان اِس طرح پُورا ہوا کہ پنڈت شنکر داس کی تعمیر کی ہوئی عمارت بھی شاہی کیمپ کے پاس نہیں ٹھہر سکی اور اب یہ عمارت مسمار ہو کر مکمل طور پر شاہی کیمپ کا حصہ بننے جارہی ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جماعت نے پنڈت موصوف کی عمارت خرید کر حاصل کی تھی۔ بغیر خریدے قبضہ کر کے اس کو شاہی کیمپ کا حصہ نہیں بنایا گیا بالکل اسی طرح جس طرح سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کی تعمیر کے لئے کچھ زمین یتامیٰ سے خرید کرلی تھی۔

آج مسجد اقصیٰ کے پاس پنڈت شنکر داس والا مکان بالکل چٹیل میدان میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اور اب عنقریب یہ جگہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے والد صاحب کے ذریعہ تعمیر کردہ اور پھر آپ کے خلفاء کے زمانہ میں توسیع کی جانے والی مسجد اقصیٰ کا حصہ بننے جارہی ہے۔

سبحان اللہ! سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دَور میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان چمکتے سورج کی طرح ایک بار پھر ظاہر ہوا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

آخر پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے درج ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو وقت کے مامور کو پہچاننے اور اس عظیم الشان صداقت کے سرچشمہ کو قبول کرنے اور اپنی عاقبت سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آپؑ فرماتے ہیں:-

''خدا نے اپنے زندہ کلام سے بلاواسطہ مجھے یہ اطلاع دی ہے اور مجھے اس نے کہا ہے کہ اگر تیرے لئے یہ مشکل پیش آوے کہ لوگ کہیں کہ ہم کیونکر سمجھیں کہ تُو خدا کی طرف سے ہے تو انہیں کہہ دے کہ اس پر یہ دلیل کافی ہے کہ اُس کے آسمانی نشان میرے گواہ ہیں۔ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ پیش از وقت غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں اور وہ اَسرار جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں وہ قبل از وقت ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اور دوسرا نشان یہ ہے کہ اگر کوئی ان باتوں میں مقابلہ کرنا چاہے مثلاً کسی دعا کا قبول ہونا اور پھر پیش از وقت اس قبولیت کا علم دیئے جانا یا اور غیبی واقعات معلوم ہونا جو انسان کی حدِّ علم سے باہر ہیں تو اس مقابلہ میں وہ مغلوب رہے گا گو وہ مشرقی ہو یا مغربی یہ وہ دونشان ہیں جو مجھ کو دیئے گئے ہیں۔'' (ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ 8)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے اگر ان کے گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اس کی فوج ان گواہوں سے زیادہ ہو۔ تاہم اس زمین پر کیسے کیسے گناہ صادر ہورہے ہیں کہ ان نشانوں کی بھی لوگ تکذیب کر رہے ہیں۔ آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی۔'' (اعجاز احمدی، صفحہ 2)

(منیر احمد خادم)

اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق

منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(منقول از آئینہ کمالات اسلام صفحہ 224 مطبوعہ 1893ء)

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمد سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور، اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نُور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بُلایا ہم نے

یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں
وہ نہیں جاگتے سَو بار جگایا ہم نے

جل رہے ہیں یہ سبھی بغضوں میں اور کینوں میں
باز آتے ہیں ہر چند ہٹایا ہم نے

آؤ لوگو کہ یہیں نُورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

آج ان نوروں کا اِک زور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نُور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مُدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

موردِ قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کے ہم
جب سے عشق اُس کا تہِ دل میں بٹھایا ہم نے

زُعم میں ان کے مسیحائی کا دعویٰ میرا
افترا ہے جسے از خود ہی بنایا ہم نے

کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ ملت میں رکھایا ہم نے

گالیاں سُن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرّہ
اپنے سینہ میں یہ اِک شہر بسایا ہم نے

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحُجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

نُور دکھلا کے تیرا سب کو کیا ملزم و خوار
سب کا دل آتشِ سوزاں میں جلایا ہم نے

نقشِ ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرّہ تری رہ میں اُڑایا ہم نے

تیرا میخانہ جو اِک مرجعِ عالم دیکھا
خُم کا خُم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

دلبرا مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ تیرا نقش جمایا ہم نے

دیکھ کر تجھ کو عجب نُور کا جلوہ دیکھا
نُور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسُلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گیا ہم نے

قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج
شورِ محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

خطبہ جمعہ

ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے ایک احمدی پر فضل جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے اور جماعت بن کر رہنے کی وجہ سے ہیں۔ اطاعت کے جذبہ کے تحت ہر خدمت بجالانے کی وجہ سے ہیں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ اطاعت خلافت، اطاعت نظام سے منسلک ہے۔

جلسوں کی غیر معمولی کامیابی کی حقیقی شکر گزاری کا یہی صحیح طریق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بھی امتیازی اور نمایاں تبدیلی پیدا ہو اور نظام جماعت کی اطاعت کا بھی بہترین نمونہ بنیں۔

جرمن نو احمدی ماشاء اللہ نظام جماعت کو سمجھنے میں بھی بہت ترقی کر رہے ہیں۔ ان میں اطاعت اور خدمت کا جذبہ نمایاں نظر آتا ہے۔ انشاء اللہ وہ وقت بھی دور نہیں ہے جب یہ تعداد ہزاروں اور لاکھوں میں ہونے والی ہے۔

اسلام کی جو روشنی آپ کو ملی ہے اس شمع سے دوسروں کے دل بھی روشن کریں۔

(جلسہ سالانہ جرمنی کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری اور اس کے بندوں کے شکریہ ادا کرنے کا طریق بتاتے ہوئے منتظمین کو اہم ہدایات اور بالخصوص لجنہ اماء اللہ کو جلسہ کے پروگراموں کو خاموشی اور توجہ اور انہماک سے سننے کے بارہ میں تاکیدی ارشادات)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۔فرمودہ 7 ستمبر 2007ء بمطابق 7 تبوک 1386 ہجری شمسی بمقام Martin Buber Schole Hall گروس گیراؤ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

الحمدللہ! گزشتہ اتوار کو جماعت احمدیہ جرمنی کا سالانہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اختتام کو پہنچا۔ آج اس جلسے کے حوالے سے ہی کچھ باتیں کروں گا۔ ان جلسوں کی تیاری کے لئے ہر سال ٹیمیں بنائی جاتی ہیں جن کے سپرد مختلف کام کئے جاتے ہیں۔ ایک شوق ہوتا ہے، ایک لگن ہوتی ہے جس کے تحت تمام ڈیوٹیاں دینے والے اپنے فرائض ادا کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتے ہیں۔ مجھے بھی جلسے سے پہلے دنیا کے ہر اس ملک سے جہاں جلسے منعقد ہو رہے ہوتے ہیں احمدی خط لکھ رہے ہوتے ہیں کہ دعا کریں تمام انتظامات بخیر و خوبی اپنے انجام کو پہنچیں۔ یہی حال جرمنی کے کارکنان اور مختلف شعبہ جات کے افسران کا ہوتا ہے۔ بہر حال یہ جماعت کا ایک مزاج ہے، ان کی تربیت ہے اور خدا تعالیٰ سے تعلق ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کی تربیت کر کے احمدی کا خدا تعالیٰ سے پیدا کیا ہے اور اس ربّ العالمین اور رحمٰن اور رحیم کی پہچان کروائی ہے جس نے اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے ذریعے اپنی صفات کا فہم و ادراک ہمیں عطا کروایا۔ ہمیں اپنے عطا کردہ وسائل اور طاقتوں کا صحیح اور استعدادوں کے مطابق استعمال کرتے ہوئے ان سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس سے سارے ڈیوٹیاں دینے والے جلسے کے انتظامات اپنی عقل کے مطابق بہترین رنگ میں کرنے کے قابل ہوئے اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس عرصہ میں جب انتظامات کی تیاری ہو رہی تھی، خود بھی ان سب کارکنوں کی دعاؤں کی طرف توجہ رہی اور مجھے بھی دعا کے لئے لکھتے رہے کیونکہ اس کے بغیر ہر احمدی جانتا ہے کہ ہمارا کام ادھورا ہے اور اگر یہ نہیں تو اللہ تعالیٰ سے تعلق کا دعویٰ صرف دعویٰ رہے گا۔ پس ہمارے کام میں برکت بھی اسی لئے پڑتی ہے کہ ہم اُس خدا کے آگے جھکنے والے ہیں جس کے قبضہ قدرت میں سب کچھ ہے اور وہ تمام مراحل میں ہماری کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے ان میں برکت ڈالتا ہے۔ پس جہاں جلسے کا کامیاب انعقاد اور اختتام ہر کارکن کے لئے سکون اور خوشی کا باعث بنتا ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کے اس پیار بھرے سلوک کو اسے اللہ تعالیٰ کے آگے مزید جھکنے والا اور شکر گزار بنانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ (ابراھیم:8) یعنی اے لوگو! اگر تم شکر گزار بنے تو مَیں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ کے یہ انعام پہلے سے بڑھ کر نازل ہوں گے اگر ہم اس کا شکر گزار بندہ بنے رہیں گے۔

اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ خلافت جوبلی سال کا جلسہ آ رہا ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ حاضری بھی اس سال سے زیادہ ہو گی اور انتظامات بھی اس سال سے شاید زیادہ وسیع کرنے پڑیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کو بھی پہلے سے بڑھ کر یاد رکھیں کہ تمہارے انتظامات کی بہتری میری مرہون منت ہے۔ اس لئے ہمیشہ میرے پہلے انعاموں پر، احسانوں پر، رحمانیت کے جلوے دکھانے پر پہلے سے بڑھ کر شکر گزار بندے بنتے ہوئے میرے آگے جھکنے والے بنو۔ انتظامات کی احسن رنگ میں سرانجام دہی کو صرف اپنی ہوشیاری اور چالاکی اور عقل اور محنت پر محمول نہ کرو بلکہ میری خاطر کئے گئے کاموں میں، اللہ تعالیٰ کی خاطر کئے گئے کاموں میں، اُسی وقت برکت پڑے گی جب اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنتے ہوئے، جب اللہ تعالیٰ کا عبد شکور بنتے ہوئے، اللہ کے آگے جھکتے ہوئے اس کا شکر گزار بنو گے۔

پھر اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ جتنی چاہے کام میں وسعت پیدا ہو جائے، جتنی چاہے بظاہر انتظامات میں دقتیں نظر آتی ہوں، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کے لئے ہر وقت موجود ہو گا، بلکہ پہلے سے بڑھ کر انعامات اور افضال کی بارش برسائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنے دل و دماغ کو تازہ رکھیں گے تو یہ شکر گزاری بڑھے گی اور شکر گزاری کا اظہار ہو گا جس سے فضلوں کی بارش ہمیشہ جماعت پر ہوتی رہے گی۔ آنحضرت ﷺ کا کیا اسوہ تھا۔ آپؐ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے ذکر کرنے والا اور اپنا شکر کرنے والا بنا۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الطہارۃ۔ باب فی الاستغفار)

پھر شکر گزاری کے لئے آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے، دوسرے فرمایا اللہ کے ان بندوں کا بھی شکر گزار بنو جنہوں نے تمہاری کسی نہ کسی رنگ میں، کسی نہ کسی معاملے میں مدد کی۔ کیونکہ اگر تم اللہ کی مخلوق سے فیض پا کر اس کے شکر گزار نہیں بنتے تو پھر اللہ تعالیٰ کے شکر کی عادت بھی تم میں پیدا نہیں ہو گی۔ پس جماعتی انتظامات جس کے لئے انتظامیہ کوشش کرتی ہے اس کے لئے جماعتی انتظامیہ کو بھی اور ان لوگوں کو بھی، ان تمام کارکنان کا شکر گزار ہونا چاہئے جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں جلسے کے انتظامات میں کوئی کردار ادا کیا ہو، کوئی کام کیا ہو، کوئی خدمت کی ہے جس سے جلسے کے کاموں میں آسانی پیدا ہوئی، جس سے لوگوں کو سہولت سے جلسہ سننے کا موقع فراہم ہوا۔ بڑے آرام اور سکون سے تمام لوگوں نے، نہ صرف جلسہ سنا بلکہ رہائش، کھانے اور دوسرے انتظامات میں بھی کم سے کم تکلیف میں یہ دن گزرے۔ ظاہر ہے جب ایسے وسیع انتظامات ہوتے ہیں تو گھر جیسی سہولت تو بہر حال نہیں ہوتی، سفر میں کچھ نہ کچھ تکلیف تو برداشت کرنی پڑتی ہے لیکن زیادہ سے زیادہ بہتر انتظامات کی حالات کے مطابق انتظامیہ کوشش کرتی ہے اور کارکنان اس کے مطابق کام کرتے ہیں اور یہ کام کارکنان کے اخلاص کی وجہ سے انجام کو پہنچتا ہے جس میں مرد بھی شامل ہیں، عورتیں بھی شامل ہیں، لڑکے بھی، لڑکیاں بھی اور سب ایک جوش کے ساتھ یہ کام سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔

اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہ مزاج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں میں پیدا کیا ہے اور یہ غیروں کو بھی نظر آتا ہے۔ مالٹا کے ایک ممبر پارلیمنٹ اور انڈونیشیا سے آئے ہوئے دو بڑے اسلامی سکالرز یہ اعتراف کر گئے ہیں کہ آپ کے انتظامات میں ایک عجیب ڈسپلن تھا اور اِسی طرح اَور غیر مسلم عیسائی، بلغاریہ سے بھی آئے ہوئے تھے اس بات کو دیکھ کر حیران ہوتے تھے اور اس بات کا برملا اظہار کیا کہ تم لوگ عجیب قسم کے لوگ ہو، کس طرح جلسے کے تمام انتظام خود ہی بغیر کسی حکومتی مدد کے کر لیتے ہو۔ اور پھر اس بات پر بھی حیران تھے کہ ڈسپلن (Discipline) بھی جیسا کہ مَیں نے کہا کس طرح عمومی طور پر قائم رہتا ہے اور ڈسپلن کا بڑے احسن طریق پر شامل ہونے والے کی طرف سے بھی اور ڈیوٹی دینے والوں کی طرف سے بھی اس کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔ ہم احمدی اپنے مزاج کے مطابق بعض دفعہ جس کام کو کم معیار کا سمجھتے ہیں، یہ لوگ اس کو بھی اعلیٰ معیار کا سمجھتے ہیں۔ بعض دفعہ بعض بے قاعدگیاں جو ہمیں برداشت نہیں ہو رہی ہوتیں، ان کے لئے نارمل ہوتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ غیروں کے آگے جماعت کی عزت و وقار قائم رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضل کے شکرانے کے طور پر بھی ہمارے معیار مزید بہتر ہونے چاہئیں، مزید بہتر ہونے کی کوشش ہونی چاہئے اور اس کوشش کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے اور اس کا ذکر کرنے کے معیار بھی پہلے سے بڑھنے چاہئیں اور جب تک ہم اس سوچ کے ساتھ اپنے امور سرانجام دیتے رہیں گے، ان کو سرانجام دینے کی کوشش کرتے رہیں گے، اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ہماری مشکلات خود بخود دور ہوتی چلی جائیں گی۔ ہمارے کاموں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خود بخود آسانیاں پیدا ہوتی چلی جائیں گی۔

پاکستان سے آنے والے بھی اور دوسرے ممالک سے آنے والے بھی، جرمنی کے جلسے کو دیکھ کر اس بات پر حیران ہوتے ہیں کہ یہاں کے کارکنان عموماً ایک مشین کے کل پرزوں کی طرح بغیر کسی دِقت کے، بغیر کسی ہنگامے کے کام کر رہے ہوتے ہیں۔ گو کہ یہ مزاج اب میرے خیال میں جہاں جہاں بھی جماعت کے جلسے ایک عرصے سے ہو رہے ہیں اور بڑے جلسے ہوتے ہیں، یوکے کے جلسوں میں بھی اور باقی جلسوں میں بھی قائم ہو چکا ہے اور ایک لمبے عرصہ کے جلسوں کے انعقاد کی وجہ سے کارکنان عموماً دنیا میں جہاں بڑی جماعتیں ہیں اس وجہ سے کافی تجربہ کار ہو چکے ہیں۔ لیکن جرمنی میں شروع سے ہی یہ مزاج اس لئے ہے کہ پاکستان سے بہت سے ایسے لوگ یہاں آ کر آباد ہوئے، جرمنی کی جماعت نے جب وسعت اختیار کرنا شروع کی تو ابتدا میں ہی یہاں ایسے لوگ آئے جن کو کام کا تجربہ تھا جو پاکستان کے جلسوں میں ڈیوٹیاں دیا کرتے تھے۔ خدام الاحمدیہ کے تحت ٹریننگ ہوتی رہی۔ بلکہ جیسا کہ مَیں ایک دفعہ پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ اب جب انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان میں جلسے ہوں گے تو یہ فکر پیدا ہوتی ہے کہ ٹریننگ نہ ہونے کی وجہ سے ایک لمبا عرصہ گزر گیا ہے، وہاں کے انتظامات میں کوئی دِقت نہ ہو اور جب انشاء اللہ تعالیٰ وہاں جلسہ ہوگا تو وہ بھی اتنا بڑا اور وسیع ہوگا کہ یوکے اور جرمنی کے دونوں جلسے ملا کر بھی شاید وہاں دس گنا زیادہ حاضری ہو۔ لیکن بہر حال یہ فکر بھی رہتی ہے اور یہ تسلی بھی کہ جب موقع آتا ہے اللہ تعالیٰ خود انتظامات بھی فرما دیتا ہے۔ وقت آنے پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی کام کر ہی لیتا ہے، روٹین کا کام چاہے کریں نہ کریں لیکن احمدی مزاج میں ہنگامی کام کرنے کی بڑی صلاحیت ہے۔ بہر حال مَیں جرمنی کے کارکنان کی آرگنائزڈ (Organized) طریقے پر کام کرنے کی بات کر رہا تھا، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس لحاظ سے یہ بڑا آرگنائزڈ جلسہ ہوتا ہے۔ اس میں انتظامی لحاظ سے بڑا ٹھہراؤ ہوتا ہے۔ یوکے سے آئے ہوئے ایک عزیز نوجوان سے مَیں نے پوچھا کہ تمہیں UK کے جلسہ میں اور جرمنی کے جلسہ میں کیا فرق نظر آیا؟ تو اس کا فوری جواب یہ تھا کہ یہاں کا جلسہ زیادہ آرگنائزڈ لگتا تھا۔

اس کی زیادہ وجہ تو یہی ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ پاکستان سے آئے ہوئے ٹرینڈ کارکنان کا میسر آ جانا اور ان کا آگے پھر دوسروں کو بھی ٹریننگ دینا لیکن یہ سُن کے شاید یوکے والے پریشان ہو رہے ہوں، ان کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ایک لمبے عرصے کی ٹریننگ کے بعد ان کے معیار بھی بڑے بلند ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں انتظامات کی بہتری کا نظر آنا اس جگہ کے میسر آنے کی وجہ سے بھی ہے جو جگہ مَیْ مارکیٹ یا من ہائم میں جماعت کو جلسے کے لئے ملی ہے جس میں بہت سے انتظامات موجود ہیں۔ ایسا انفراسٹرکچر (Infrastructure) میسر ہے جس کی وجہ سے بہت سے کام نہیں کرنے پڑتے، جس کی وجہ سے دوسرے کاموں میں بہتری کی زیادہ کوشش ہو جاتی ہے۔ اتنی بڑی جگہ کا بہت سی سہولتوں کے ساتھ ملنا بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کی وجہ سے ہمیں اس کا شکر گزار بننا چاہئے۔ گو کہ بعض قسم کی پابندیاں بھی ہیں جن میں سے گزرنا پڑتا ہے لیکن یہ پابندیاں بھی ہمارے فائدے کے لئے ہیں، ہمارے کاموں میں بہتری پیدا کرنے کے لئے ہیں، ان کے معیار بلند کرنے کے لئے ہیں۔ مثلاً محکمہ صحت یا جو بھی محکمہ ایسے معاملات سے تعلق رکھتا ہے اس نے لنگر خانہ کے معیار صفائی کو بہتر بنانے کا کہا تھا۔ یہ تو بڑی اچھی بات ہے، صفائی اور نظافت تو ایمان کا حصہ ہے اور بہت سے باہر سے آنے والوں نے بھی اس بات کا اظہار کیا کہ اس دفعہ ڈائننگ ہال کا معیار صفائی بھی بہت اچھا تھا۔

پھر برتنوں کی صفائی دھلائی کے معیار کو بہتر کرنے کے لئے ہمارے ایک انجینئر نے دیگیں دھونے کے لئے ایک سیمی آٹومیٹک (Semi Automatic) مشین بنائی ہے جس میں مزید بہتری پیدا کر کے اس کو آٹومیٹک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس سے ایک منٹ میں ایک دیگ اس طرح چمک جاتی ہے جیسے کبھی اس کو استعمال ہی نہیں کیا گیا ہو، بالکل نئی ہو۔ تو یہ بھی اس دفعہ کے بہتر انتظامات میں ایک نئی چیز شامل ہوئی ہے۔ مَیں نے انجینئر صاحب کو کہا ہے کہ اَور ایسی مشینیں بنائیں اور اس میں مزید بہتری پیدا کریں اور اس کو پیٹنٹ (Patent) کروا لیں۔ دنیا کے مختلف جگہوں پر جہاں بڑے جلسے ہوتے ہیں، پہلے تو ہم ان کو یہ صفائی کرنے کے لئے دیں گے۔ بڑی سادہ اور کارآمد مشین ہے۔

پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور ہمارے دل اس شکر گزاری میں اور بھی بڑھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کو ایسے دماغ عطا فرمائے ہیں جو یہ سوچتے ہیں کہ کس طرح کم سے کم خرچ میں ایسی چیزیں بنائی جائیں، ایسی ایجادیں کی جائیں جو جماعت کے مختلف شعبوں میں کام آ سکیں۔ پس یہ جو دوسروں کو آپ کام کرنے والوں کے بہتر انتظامات نظر آتے ہیں، ہر سال اس میں بہتری پیدا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ جو یہ توفیق دیتا ہے کہ اپنے دماغ کو کام میں لا کر جماعتی ضروریات کے لئے ایجادات کریں، یہ چیزیں کسی بھی کام کرنے والے کے ذہن میں کسی قسم کا تکبر اور بڑائی پیدا نہ کرے بلکہ مزید عاجزی سے خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے چلے جائیں، شکر گزاری میں مزید بڑھتے چلے جائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں خدمت کی توفیق دے رہا ہے۔ اور یہ عاجزی اور شکر گزاری اُس وقت حقیقی عاجزی اور شکر گزاری کہلائے گی جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جب اپنی عبادتوں کی بھی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ اپنی ہر کوشش کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھیں گے اور اس کا فضل جانیں گے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی پر اللہ تعالیٰ کے فضل جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے اور جماعت بن کر رہنے کی وجہ سے ہیں۔ نظام جماعت کے ساتھ منسلک رہنے کی وجہ سے ہیں۔ اطاعت کے جذبے کے تحت ہر خدمت بجا لانے کی وجہ سے ہیں۔ پس اس چیز کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور اطاعت نظام کا جذبہ پہلے سے بڑھ کر اپنے دلوں میں پیدا کریں۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ ہر احمدی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے تعلق کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ اطاعت نظام کے اعلیٰ نمونے دکھائے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اطاعت خلافت، اطاعت نظام سے منسلک ہے۔

اگر کسی کا غلط رویہ دیکھیں، نظام جماعت کے کسی پرزے، کسی عہدیدار کی اصلاح چاہتے ہوں تو خلیفۂ وقت کو اطلاع کر سکتے ہیں لیکن اطاعت سے انکار کسی طرح بھی قابل برداشت نہیں۔ پس جلسوں کی غیر معمولی کامیابی کی حقیقی شکر گزاری کا بھی صحیح طریق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بھی امتیازی اور نمایاں تبدیلی پیدا ہو اور نظام جماعت کی اطاعت کا بھی بہترین نمونہ بنیں۔ ہمیشہ یہ بات پیش نظر رکھیں کہ آنحضرت ﷺ ہمارے اطاعت کے کیا معیار دیکھنا چاہتے تھے؟ کیا تعلیم ہمیں دی ہے اور وہ یہ کہ تمہارا حق ادا ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا، لیکن تمہارا یہ فرض ہے کہ سنو اور اطاعت کرو۔ ان لوگوں پر جن پر تمہارے حقوق ادا کرنا فرض ہے اُن پر اُن کے عملوں کا بوجھ ہے اور تمہارے پر تمہارے عملوں کا بوجھ۔ پس اللہ تعالیٰ خود ایسے حق ادا نہ کرنے والے عہدیداروں سے پوچھ لے گا۔ جماعت احمدیہ پر تو اللہ تعالیٰ کا یہ بھی بہت بڑا فضل ہے اور احسان ہے کہ خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور اس کو اپنے انعاموں میں سے ایک انعام کہا ہے۔ پس یہ انعام بھی اس لئے ہے کہ اس نے حق کا ساتھ دینا ہے۔ خلیفہ وقت کسی کی پارٹی نہیں ہوتا۔ کسی سے ایسا رویہ اختیار نہیں کرتا کہ یہ اظہار ہو رہا ہو کہ اس کی طرفداری کی جا رہی ہے۔ اگر کوئی شکایت ہو تو خلیفۂ وقت کو اطلاع دی جا سکتی ہے۔ پس نئے احمدی بھی اور پرانے احمدی بھی یہ نمونے قائم کریں تو جماعتی ترقی میں ممد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

جلسے کے دنوں میں مَیں نے مقامی جرمن لوگوں سے ایک میٹنگ کی، جو نو مبائع تھے اور چند مہینے پہلے احمدی ہوئے، کچھ چند سال پرانے بھی تھے۔ وہاں ایک نو مسلم جرمن نے یہ سوال کیا کہ اگر کوئی عہدیدار رہ چکا ہو اور اب عہدیدار نہ ہونے کی وجہ سے نئے عہدیداروں سے مکمل طور پر تعاون نہ کر رہا ہو، اس کی اطاعت نہ کر رہا ہو تو اس کا کیا علاج ہے؟ کس طرح اصلاح کی جائے؟ یہاں اصلاح کا سوال تو بعد میں آتا ہے اس سوال نے تو مجھے ویسے ہی ہلا دیا ہے کہ پاکستان سے آئے ہوئے احمدیوں نے اپنے یہ نمونے قائم کئے ہیں کہ جب تک عہدیدار رہے نظام کی اطاعت پر تقریر بھی کرتے رہے اور اطاعت کی توقع بھی کرتے رہے۔ جب عہدہ ختم ہوا تو بالکل ہی گھٹیا ہو گئے۔ پاکستانیوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ آپ سے اعلیٰ نمونے کی توقع کی جاتی ہے۔ اگر یہی مثالیں قائم کرنی ہیں تو آپ نے تو اپنی پرانی تربیت بھی ضائع کر دی اور جلسوں کے مقاصد کو بھی ضائع کر دیا۔ دوسرے یہ یاد رکھیں کہ تمام قوموں نے انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت اور حقیقی اسلام میں شامل ہونا ہے اور ہر قوم نے نظام جماعت میں شامل ہو کر اپنے ملکوں کا نظام بھی خود چلانا ہے۔ اس لئے اس خیال سے اپنے ذہنوں کو پاک کریں کہ ایک نیا آیا ہوا جرمن ہم پر کس طرح مسلط کیا جا سکتا ہے یا وہ ہمارا عہدیدار کس طرح بن سکتا ہے؟ اس بات سے کہ آپ عہدیدار نہیں بنے اور نیا آیا ہوا عہدیدار بن گیا، آپ کو استغفار کا زیادہ خیال آنا چاہئے، استغفار میں زیادہ بڑھنا چاہئے کہ ہماری کمزوری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کی خدمت کا موقع ہم سے لے کر ان نئے شامل ہونے والوں کو دے دیا جو اخلاص و وفا اور اطاعت نظام اور اطاعت خلافت میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ پس ایسے بد خیالات رکھنے والے اپنی اصلاح کریں۔ اُس جرمن کو تو مَیں نے یہی کہا تھا کہ ان لوگوں کو پیار سے سمجھائیں، ان کے لئے دعا کریں۔ اگر پھر بھی باز نہیں آتے تو امیر صاحب کو لکھیں۔ اگر امیر صاحب کے کہنے پر بھی اصلاح نہیں کرتے تو مجھے لکھیں تا کہ ایسے لوگوں کے خلاف پھر تعزیری کارروائی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو نیک اور اخلاص میں بڑھے ہوئے لوگ چاہئیں نہ کہ خود سر اور خود پسند لوگ، نہ کہ وہ لوگ کہ جب تک مفاد ہوا اطاعت پر زور دیتے رہیں اور جب مفاد نہ رہا تو اطاعت بھی ختم ہو گئی۔

جرمن نو احمدی ماشاء اللہ نظام جماعت کو سمجھنے میں بھی بہت ترقی کر رہے ہیں۔ ایک جرمن نوجوان نے سوال کیا کہ ایک طرف جماعت کا کام ہے، یعنی جماعتی نظام کا جو جماعت کے کسی عہدیدار کی طرف سے ان کے سپرد کیا جاتا ہے۔ دوسری طرف ذیلی تنظیموں، خدام، انصار اور لجنہ کے کام ہیں جو ان کے عہدیداروں کی طرف سے سپرد کئے جاتے ہیں۔ مثلاً ایک ہی وقت میں مجھے جماعتی عہدیدار بھی ایک کام کہتا ہے اور خدام الاحمدیہ کا عہدیدار بھی ایک کام کہتا ہے اور میرا دل بھی نوجوان ہونے کی وجہ سے یہی چاہتا ہے کہ خدام الاحمدیہ کا کام کروں تو اُس وقت کس کام کو پہلے سرانجام دوں؟ مجھے ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے۔ اس کو تو مَیں نے اس کا تفصیلی جواب دیا تھا، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ جماعتی نظام ایک مرکزی نظام ہے اور خدام، لجنہ اور انصار ذیلی تنظیمیں ہیں اور گو یہ ذیلی تنظیمیں بھی براہ راست خلیفۂ وقت کے ماتحت ہیں، ان سے ہدایات لیتی اور اپنے پروگرام بناتی ہیں لیکن جماعتی نظام بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور خلیفۂ وقت کے قائم کردہ نظاموں میں سے سب سے بالا نظام ہے۔ ہر ذیلی تنظیم کا ممبر جماعت کا بھی ممبر ہے اور جماعت کا ممبر ہونے کی حیثیت سے وہ جماعتی نظام کا پابند ہے۔ اگر کوئی جماعتی عہدیدار کسی نوجوان کو، کسی خادم کو بحیثیت فرد جماعت کوئی کام سپرد کرتا ہے اور اس دوران خدام الاحمدیہ کے عہدیدار کی طرف سے بھی کوئی کام سپرد ہوا ہے تو وہ خادم جس کے سپرد جماعتی عہدیدار نے کام سپرد کیا ہے، بحیثیت خادم نہیں بلکہ بحیثیت فرد جماعت خدام الاحمدیہ کے متعلقہ افسر کو اطلاع کر کے کہ جماعت کے عہدیدار نے میرے سپرد فلاں فوری کام کیا ہے، اس لئے مَیں اس کو پہلے کرنے کے لئے جا رہا ہوں، اس کام کو پہلے کرے اور خدام الاحمدیہ یا کسی بھی ذیلی تنظیم کا کام بعد میں۔ یہ تو ہے ہنگامی موقع پر لیکن عام طور پر روٹین (Routine) کے جو کام ہوتے ہیں، اس کا سالانہ کیلنڈر جماعت کا بھی بن جاتا ہے اور ذیلی تنظیموں کا بھی اور جماعت کا کیلنڈر کیونکہ پہلے بن جاتا ہے اس لئے ذیلی تنظیمیں اپنے پروگرامز اس کے مطابق ایڈجسٹ کریں مثلاً اجتماع ہے، ٹورنامنٹس ہیں اور مختلف جلسے ہیں۔ اگر ہنگامی طور پر کوئی جماعتی پروگرام کسی جگہ بن جاتا ہے تو جماعتی پروگرام بہر حال ذیلی پروگراموں پر مقدم ہے۔ ذیلی تنظیموں کے جو پروگرام ہیں ان میں براہ راست جماعتی انتظامیہ کو دخل دینے کا حق نہیں ہے، یہ بھی واضح ہونا چاہئے۔ خدام الاحمدیہ کے کام میں مقامی صدران یا امیر وغیرہ کوئی دخل اندازی نہیں کر سکتے۔ نہ لجنہ کے کام میں نہ انصار اللہ کے کام میں، باوجود اس کے کہ ان کا نظام بالا ہے۔ اگر امراء خلاف تعلیم سلسلہ اور خلاف روایت ذیلی تنظیموں سے کوئی کام ہوتا ہوا دیکھیں تو فوری طور پر متعلقہ ذیلی تنظیم کے صدر کو بلا کر سمجھائیں، اگر مقامی طور پر ہو رہا ہے تو امیر کو اطلاع دی جائے اور قائد کو سمجھایا جائے اور پھر فوری طور پر خلیفۂ وقت کو اطلاع دینی ضروری ہے۔ کیونکہ جماعتی روایات کا تقدس بہر حال قائم کرنا ضروری ہے ۔لیکن یہ فرق یاد رکھنا چاہئے کہ پروگراموں میں براہ راست دخل اندازی نہیں کی جا سکتی۔ بعض اَور جگہوں سے بھی یہ سوال اٹھتے ہیں اس لئے میں ان کو مختصراً بیان کر رہا ہوں۔

لجنہ کے اجلاسوں کے بارے میں بھی واضح کر دوں کہ بعض لجنہ کی تنظیموں سے یہ سوال اٹھتے رہتے ہیں کہ مردوں کے جو ماہانہ اجلاسات ہوتے ہیں اس میں لجنہ کو بھی لازماً شامل ہونے کے لئے کہا جاتا ہے۔ اس بارہ میں واضح ہو کہ لجنہ کے کیونکہ اپنے ماہانہ اجلاس ہوتے ہیں اس لئے جماعتی ماہانہ اجلاسوں میں لجنہ کو بلانے کی ضرورت نہیں ہے، نہ ان کا شامل ہونا ضروری ہے۔ ہاں جو بڑے جلسے ہیں، جیسے سیرت النبیؐ کا جلسہ ہے، یوم مسیح موعود، یوم مصلح موعود، یوم خلافت وغیرہ یا اور کوئی پروگرام جو مرکزی طور پر یا ریجن کے طور پر بنتے ہوں ان میں لجنہ ضرور شامل ہو۔ اس کے علاوہ لجنہ خود بھی اپنے یہ اجلاسات اور جلسے کر سکتی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذیلی تنظیمیں بنانے کا یہ مقصد تھا کہ جماعت کے ہر طبقے کو جماعتی ایکٹیویٹیز (Activities) میں شامل کیا جائے تا کہ ترقی کی رفتار میں تیزی پیدا ہو۔ ہر ایک کا اپنا اپنا ایک لائحہ عمل ہو تا کہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسابقت کی روح پیدا ہو۔ گاڑی کی پٹڑی کی طرح، لائن کی طرح دونوں برابر چل رہے ہوں، کہیں ٹکراؤ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے ایک انعام ہے۔ اس کی قدر کریں تا کہ اسلام اور احمدیت کی گاڑی اس پٹڑی پر منزلوں پر منزلیں طے کرتی چلی جائے اور ہم اسلام کا جھنڈا دنیا میں لہراتا ہوا دیکھیں۔

جلسہ کے حوالے سے ایک بات میں عورتوں کے متعلق بھی کہنا چاہتا ہوں۔ عموماً عورتوں کی یہ شکایت ہوتی تھی کہ ان کی مارکی میں پروگراموں کے دوران شور بہت ہوتا ہے۔ میری تقریر کے دوران بھی بچوں کی وجہ سے کچھ نہ کچھ حد تک شور رہتا تھا۔ تو مَیں نے انتظامیہ کو کہا تھا کہ یو کے میں بھی اس طرح ہوتا ہے یہاں بھی یہی کریں کہ بچوں والی عورتوں کی علیحدہ مارکی ہو تا کہ جو مین مارکی ہے اس میں شور کم سے کم ہو۔ عورتیں بے شک خود شور مچا رہی ہوں، باتیں کر رہی ہوں لیکن بچوں کی موجودگی کی وجہ سے ان کو بہانہ مل جاتا ہے کہ بچے شور کر رہے ہیں۔ بہر حال اس دفعہ غیر معمولی طور پر عورتوں نے میری تقریر کے دوران خاموشی کا مظاہرہ کیا اور اس خاموشی کو دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ مَیں اس بات پر خوش بھی تھا اور اس بات کا افسوس بھی کر رہا تھا کہ یہ میری بدظنی تھی کہ عورتیں بچوں کی آڑ میں خود باتیں کرتی رہتی ہیں۔ لیکن میری یہ خوش فہمی تھوڑی دیر کے بعد ہی دور ہو گئی اور پتہ لگ گیا کہ یہ میری بدظنی نہیں تھی کیونکہ میری تقریر کے علاوہ عورتوں نے خاموشی اختیار نہیں کی اور ایک بڑا طبقہ مسلسل باتیں کرتا رہا اور ڈیوٹی والیوں کے کہنے پر بھی خاموش نہیں ہوتی تھیں۔ کسی کا جواب تھا کہ پہلے فلاں کو چپ کراؤ پھر مَیں چپ کروں گی۔ کسی نے یہ جواب دیا کہ اتنے لمبے عرصے کے بعد تو ہم ملے ہیں۔ ہمارے خاوند تو ملنے بھی نہیں دیتے تو ہم اب بیٹھ کر باتیں بھی نہ کریں۔ اور جو بیچاری نیک نیتی سے جلسہ سننے کے لئے آئی تھیں، وہ جو بیچاری اس نیت سے آئی تھیں اور اس شور کی وجہ سے ان پروگراموں سے استفادہ نہیں کر سکیں ان میں سے بہت ساری ایسی تھیں جنہوں نے رونا شروع کر دیا کہ ہمیں پروگرام بھی سننے نہیں دے رہیں۔ سنا ہے ایک دفعہ تو اتنا شور تھا کہ مائیکروفون سے بھی آواز نہیں آ رہی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک سال جلسہ ہی اس لئے منعقد نہیں کیا تھا کہ جو جلسے کا مقصد ہے اسے پورا نہیں کیا جاتا۔ مَیں بھی یہ سوچ رہا ہوں کہ لجنہ کا وسیع پیمانے پر جلسہ ہی بند کر دیا جائے اور چھوٹے چھوٹے ریجنل جلسے کئے جائیں اور پھر اگر تربیت ہو جائے، تسلی ہو جائے تو پھر مرکزی جلسہ کریں۔ یا پھر دوسری صورت یہی ہے کہ تھوڑا سا ان کو توجہ دلانے کے لئے مَیں لجنہ میں براہ راست خطاب بند کر دوں اور جب تک یہ اطلاع نہیں مل جاتی کہ اس سال تمام پروگرام لجنہ نے خاموشی سے سنے ہیں اس وقت تک وہاں خطاب نہ کیا جائے۔

مجھے پتہ ہے، احساس ہے کہ عورتوں کی کافی تعداد جو خالصتاً جلسہ کی نیت سے آتی ہیں ان کے لئے بہت تکلیف دہ ہو گا۔ لیکن علاج کے لئے بعض دفعہ کڑوی گولیاں دینی پڑتی ہیں۔ تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک سال جلسہ نہیں کیا تھا، حالانکہ بڑے اخلاص سے بڑی تعداد جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آئی تھی تو یہاں بھی ایک صورت کی جائے تا کہ شاید اصلاح ہو جائے۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صرف نومبائعات جو بڑے آرام سے اور شوق سے جلسہ سنتی ہیں اور بیس پچیس سال تک کی لڑکیاں، عورتیں جن میں فی الحال کم باتیں کرنے کا شوق ہے، ان کو جلسہ پر یا مرکزی اجتماع پر آنے کی اجازت ہو اور باقیوں پر پابندی لگا دی جائے اور صرف یہاں نہیں بلکہ مَیں اب سوچ رہا ہوں کہ اپنے نمائندوں کے ذریعہ سے مختلف ملکوں میں اس طرح کے جائزے لوں جہاں بڑی جماعتیں ہیں۔ عورتوں کو اتنی مرتبہ توجہ دلائی گئی ہے کہ اپنے مقام کو سمجھیں اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا کریں لیکن بہت کم اثر ہوتا ہے۔ میری تقریر کے دوران لجنہ کی مارکی میں اس قدر خاموشی تھی کہ مَیں سمجھا تھا کہ ضرور میری باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں گی لیکن میرے مارکی سے باہر نکلنے کے بعد ہی وہاں شور شروع ہو گیا۔ وہی ہنگامہ، وہی باتیں اور سارے پروگراموں کے دوران اسی طرح ہوتا رہا۔ یاد رکھیں اگر اسی طرح کی حرکتیں ہوتی رہیں تو یہ پرانے احمدیوں کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے کیونکہ نئے آنے والے اخلاص میں بڑھ رہے ہیں اور پُرانوں کو جلسے کا صرف ایک مقصد یاد رہ گیا ہے کہ آپس کے تعلقات بڑھاؤ۔ یاد رکھیں کہ ہر عمل جو موقع محل کے لحاظ سے نہ کیا جائے، بے شک صحیح اور اچھا ہو، وہ عمل صالح نہیں کہلاتا۔

مَیں سمجھتا ہوں کہ لجنہ کی تنظیم بھی نچلی سطح سے لے کر، اپنے شہر کی تنظیم سے لے کر مرکزی سطح تک تربیت میں اس کمی کی ذمہ دار ہے۔ بڑے بڑے مسائل یاد کرنے سے بہتر ہے پہلے اپنی تربیت کریں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا جماعت میں نئے شامل ہونے والے اپنے اخلاص میں بڑھ رہے ہیں اور دنیا کے ہر ملک میں بڑھ رہے ہیں اُن کو دیکھ کر جہاں خوشی ہوتی ہے کہ نئے آنے والے اخلاص میں بڑھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نیکی اور اخلاص میں بڑھنے والے ملک ملک میں عطا کئے ہیں اور عطا فرما رہا ہے اور دل سے بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کے جذبات نکلتے ہیں، وہاں یہ فکر بھی ہوتی ہے کہ پرانے احمدیوں کی قربانیوں کو کہیں ان کی اولادیں ضائع نہ کر دیں۔

جرمنوں میں مَیں نے دیکھا ہے خاص طور پر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں جو احمدی ہو رہے ہیں اسلام کی پیاری تعلیم کا بہت اثر ہے۔ کوشش کرتے ہیں کہ حتی الوسع ہر حکم کو مانیں اور ہر حکم کی پابندی کریں۔ وقتی اطاعت نہیں بلکہ مستقل اطاعت کا جؤا اپنی گردن پر ڈالیں۔ اس وقت یہاں نومبائعین کی تعداد سینکڑوں میں ہے اور اس تھوڑی سی تعداد میں بھی اطاعت اور خدمت کا جذبہ نمایاں نظر آتا ہے۔ یہ لوگ نمایاں ہو کر سامنے آ رہے ہیں۔ لیکن انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی دور نہیں ہے جب یہ تعداد ہزاروں اور لاکھوں میں ہونے والی ہے۔ اس لئے میں جرمن احمدیوں سے بھی کہتا ہوں کہ وہ اسلام کی تعلیم جہاں اپنی زندگیوں پر لاگو کریں وہاں شمع ہدایت بنتے ہوئے اپنے ہم وطنوں میں بھی یہ تعلیم پھیلائیں۔ اسلام کی جو روشنی آپ کو ملی ہے اس شمع سے دوسروں کے دل بھی روشن کریں۔ اسلام کے خوبصورت پیغام سے دوسروں کو بھی آگاہ کریں۔ اس تأثر کو دھوئیں کہ اسلام ایک شدت پسند مذہب ہے۔ گزشتہ دنوں یہاں جرمنی میں کچھ لڑکے گرفتار ہوئے، کچھ جرمن اور کچھ ترک لڑکے تھے جو دہشت گردی کرنے والے تھے اور کہا جاتا ہے کہ وہ پاکستان سے ٹریننگ لے کر آئے تھے۔ ایک بڑے نقصان سے اللہ تعالیٰ نے اس ملک کو بچا لیا ہے۔ ان بھٹکے ہوؤں تک بھی اسلام کی صحیح تعلیم پہنچائیں اور اپنے ہم قوموں کو بتائیں

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کہ اس اسلام کو اسلام نہ سمجھو جس کا اظہار ان لوگوں سے ہو رہا ہے بلکہ حقیقی اسلام کے لئے ہمارے پاس آؤ، ہماری بات سنو۔ پس یہ پیغام پہنچانے کے لئے جامع پروگرام بنائیں اور یہی شکر گزاری اور اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کا طریق ہے۔

پاکستانی احمدیوں سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ اپنی حالتوں میں پہلے سے بڑھ کر تیزی کے ساتھ تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اپنی حالتوں میں انقلاب لانے کی کوشش کریں۔ یہی صحیح شکر گزاری کا طریق ہے۔ یہی اپنے بزرگوں کے نام کو زندہ رکھنے کا طریق ہے جنہوں نے احمدیت کی خاطر قربانیاں دی تھیں۔ یہی آپ کا جماعت میں شامل ہو کر صحیح حق ادا کرنے کا طریق ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

جلسہ کی برکات میں سے ایک برکت یہ بھی حاصل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان دنوں میں گیارہ سعید فطرت مردوں عورتوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور وہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ مردوں میں بھی دستی بیعت ہوئی، بہت ساروں نے دیکھا ہوگا، جس میں دوران سال بعض نئے شامل ہونے والوں اور جلسہ کے دوران بھی پانچ یا چھ مردوں نے بیعت کی جو احمدی ہوئے تھے۔ اس وقت بھی مَیں نے ان مرد نومبائعین کی عجیب جذباتی کیفیت دیکھی تھی۔

لیکن اس دفعہ بہت سوں کو علم نہیں، مَیں بتا دوں کہ مَیں نے براہ راست جرمن عورتوں میں بھی بیعت لی ہے اور اس طرح لی تھی کہ اپنی بیوی کا (محرم کا ہاتھ پکڑا جا سکتا ہے) ہاتھ پکڑ کے اور باقی عورتوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر اور پھر چین (Chain) بن کے 60-70 عورتوں نے اس طرح بیعت کی اور بیعت کرنے والیوں میں بعض بالکل نئی تھیں، ان کو احمدیت قبول کئے کچھ عرصہ ہوا تھا۔ عموماً تو تمام عورتیں ہی اس وقت جذباتی کیفیت میں تھیں لیکن خاص طور پر ان نئی شامل ہونے والیوں کی حالت عجیب تھی، جن کی احمدیت کی زندگی صرف چند دن یا چند مہینے تھی۔ اس قدر اخلاص اور جذبات کا اظہار کر رہی تھیں کہ صاف نظر آ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پناہ میں آ کر ان میں ایک انقلاب آ گیا ہے۔ بیعت کے الفاظ شروع ہوتے ہی انہوں نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا۔ بیعت کے بعد جو دعا ہوئی اس میں بھی ان کی تڑپ بیان سے باہر ہے اور جب مَیں وہاں سے اٹھ کر باہر آ گیا ہوں تو مجھے بتایا گیا کہ پھر وہ سجدۂ شکر بجا لانے کے لئے سجدہ میں پڑ گئیں۔ یہ اس معاشرے کی وہ نوجوان تھیں جس نے خدا کو بھلا دیا ہوا ہے۔ لیکن خدا کے مسیح اور آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق سے تعلق جوڑ کر انہوں نے اس دنیا اور اپنے معاشرے کو ٹھکرا کر واحد و یگانہ خدا سے پیار اور صدق و وفا کا زندہ تعلق قائم کر لیا ہے۔

پس جلسہ کی یہ بھی برکات ہیں اور یہ برکات ہمیں تبھی فائدہ دیں گی جب ہم ہمیشہ شکر گزاری کرتے چلے جائیں گے، ہمیشہ اپنے عہد بیعت میں مضبوطی پیدا کرتے چلے جائیں گے، ہمیشہ شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کامل فرمانبردار بنتے چلے جائیں گے۔ اور تبھی ہر فرد جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا ایک مفید رکن بننے والا کہلا سکے گا، جب ان باتوں پر عمل ہو گا ورنہ ایک خشک ٹہنی کی طرح ہو گا جو بے فائدہ ہے جو جلانے کے کام آتی ہے۔ تو ہر احمدی کو خشک ٹہنی بننے کی بجائے سرسبز اور ثمر آور شاخ بننے کی کوشش کرنی چاہئے اور اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کا صحیح عبد بنتے ہوئے اور اس کا شکر گزار بنتے ہوئے ان برکات سے فائدہ اٹھانے والا بننا چاہئے جن کے حصول کے لئے یہ جلسہ منعقد کیا جاتا ہے اور جس مقصد کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے جاری فرمائے تھے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☾ ☾ ☾ ☾ ☾ ☾

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ کی مختصر جھلکیاں

ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں یہ توفیق دی کہ یہ مسجدیں تعمیر کر رہے ہیں۔ جہاں ہم واحد خدا کے آگے جھکنے والے ہیں وہاں جماعت کی جو اکائی ہے اس کو بھی قائم رکھنے والے بنیں تا کہ اپنے اردگرد کے ماحول میں بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والے بنیں۔

سینکڑوں احباب جماعت کی اپنے پیارے امام ایدہ اللہ سے انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ گراس گیراؤ میں خطبہ جمعہ۔

آئندہ نیشنل لیول پر اجتماع نہ کیا جائے بلکہ ریجنل لیول پر اجتماعات ہوں۔ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ میں ان کی کارکردگی کا جائزہ اور اہم ہدایات۔

(رپورٹ مرتبہ: مبارک احمد ظفر۔ ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

02 ستمبر 2007ء:

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 5:30 منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں نماز فجر پڑھائی اور چار بجے سہ پہر تک اپنے دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔ آج جلسہ سالانہ جرمنی کا تیسرا اور آخری روز ہے۔ چار بج کر دس منٹ پر حضور انور مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر پڑھائی جس کے معاً بعد جلسہ کی کارروائی شروع فرمانے کے لئے کرسی پر رونق افروز ہوئے تو تمام حاضرین جلسہ کھڑے ہو گئے اور پُر جوش نعروں سے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور کچھ دیر تک جلسہ گاہ کا ہال نعروں سے گونجتا رہا۔

سابق اٹارنی جنرل بلغاریہ کا خطاب: حضور انور کی اجازت سے بلغاریہ کے ایک قانون دان اور سابق اٹارنی جنرل Mr.Ivan Tatarchrev نے بلغارین زبان میں خطاب کیا۔ خطاب شروع کرنے سے قبل یہ حضور انور کے پاس تشریف لے گئے اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ یہ 1930ء میں بلغاریہ کے دارالحکومت صوفیہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا بلغاریہ کے بانیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ملک کی بہت سی سڑکوں کے نام ان کے نام پر رکھے گئے ہیں اور ملکی تاریخ میں ان کا اہم مقام ہے۔ ان کے نانا بھی بیسویں صدی میں اٹارنی جنرل رہ چکے ہیں۔

موصوف نے اپنے خطاب میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں سب سے پہلے آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ کے جلسہ میں شریک ہو رہا ہوں۔ مذہب کا تعلق انسان کے دل سے ہے اور مذہب اپنی تعلیم کے ذریعہ انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرواتا ہے جس سے وہ اپنے مسائل کا حل ڈھونڈتا ہے۔ انسان کو آزاد پیدا کیا گیا ہے۔ کسی ملک کو یہ طاقت نہیں کہ وہ کسی انسان کے مذہب پر پابندی لگائے۔ ہم گواہ ہیں کہ احمدی بھائی مختلف ملکوں میں آزاد نہیں ہیں اور مشکل حالات میں ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ مشکلات ختم ہوں گی۔ مَیں سب سے بڑھ کر آپ کے روحانی امام کا شکر گزار ہوں۔ آپ نے اپنے خطبہ میں بہت پیارے الفاظ میں فرمایا کہ سب انسان بھائی بھائی بن جائیں۔ آخر پر پھر انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اپنے خطاب کے بعد انہوں نے پھر حضور انور ایدہ اللہ سے مصافحہ کی سعادت پائی۔ اس کے بعد ان کے خطاب کا اردو ترجمہ مکرم طاہر احمد صاحب مبلغ سلسلہ بلغاریہ نے پیش کیا۔

اختتامی اجلاس کی کارروائی: معزز مہمان کے خطاب کے بعد باقاعدہ طور پر جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم حافظ طارق چیمہ صاحب نے سورۃ الفرقان کی آیت 62 تا 71 کی تلاوت کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم ساجد نسیم صاحب مبلغ سلسلہ نے پیش کیا۔ مکرم صلاح الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "محمود کی آمین" خوش الحانی سے پیش کیا۔

تقریب تقسیم انعامات: پانچ بجے شام تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے 55 طلبہ کو حضور انور نے اسناد اور میڈلز تقسیم فرمائے۔ جرمنی میں یہ تیسری تقریب تھی۔ جن خوش نصیب طلباء نے اپنے پیارے آقا کے دست مبارک سے اسناد اور میڈل حاصل کرنے کی سعادت پائی ان کے نام درج ذیل ہیں۔

مکرم تاثیر احمد بشیر صاحب (PHD Medicin)، مکرم عبیدہ آر۔ رانا صاحب (PHD Medicin)، مکرم مرزا نعمان صاحب (Bechelor in Agriculture Economics)، مکرم منصور احمد صاحب (Masters in Computer Science)، مکرم محمد اشرف صاحب مبلغ سلسلہ بلغاریہ (Master in Bulgarian Language)، مکرم طاہر احمد صاحب (Masters in Bulgarian Language)، مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مبلغ سلسلہ کوسووو (Bachelor in Albanian Language)، مکرم فرید احمد ریحان صاحب (Masters in Public Health)، مکرم اسد باجوہ صاحب (Masters in Design Information Technology)، مکرم شاہد احمد رضی صاحب (Master in Pedagogy)، مکرم طاہر محمود صاحب (Masters in Electrical Power Engineering)، مکرم ودود محمد حق صاحب (Master in Computer Science &

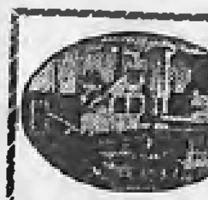
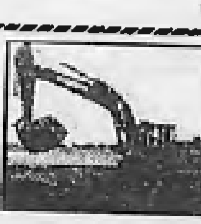
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

Biology)، مکرم سید رحیم الدین یوسف صاحب(BSc in Process Engineering)، مکرم ابوطالب احمد صاحب(Masters in Economics)، مکرم یاسر لقمان احمد صاحب (Masters in Biology)، مکرم عطاء الرحیم صاحب(Masters in Material Science & Engineering)، مکرم نعمان پاشا صاحب(MSc Computer Science of Medicine)، مکرم محمد تنویر صاحب(Masters in Biometerials)، مکرم عاصم خان صاحب(Law)، مکرم احسن محمد شہزاد صاحب (Masters in Information & Communication Technology)، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب(Masters in Computer Science)، مکرم وسیم رانا صاحب (Masters in Computer Science)، مکرم امیر مرزا صاحب (BSc in Business Information System)، مکرم عمران بھٹی صاحب (BSc in Business Information System)، مکرم طارق ریاض صاحب(Masters in Computer Science)، مکرم ارباب ثاقب اعوان صاحب (Professional Graduation in Medical Science)، مکرم افتخار احمد شیخ صاحب(Appren- ticship in Mechatronics)، مکرم امیر رئیس زیروی صاحب (BSc in Applied Computer Science)، مکرم عاصم خان صاحب (Masters in Electrical Engineering)، مکرم انیس احمد صاحب(Masters in Business Economics)، مکرم ندیم احمد صاحب(Masters in Commercial Science)، مکرم شیراز احمد خان صاحب (Masters in Electrical & Information Technology)، مکرم فرحان خان صاحب(Master in Architecture)، مکرم وسیم احمد مرزا صاحب (Masters in Computational Mechanics)، مکرم منصور احمد صاحب (Masters in Economics)، مکرم طاہر احمد غالب صاحب(Masters in Internet Economics)، مکرم ناصر احمد صاحب(Masters in Computer Science)، مکرم آصف یوسف صاحب (Masters in Business Economics)، مکرم افضل محمود صاحب (Masters in Medical Engineering)، مکرم فاخر عزیز رانا صاحب (Professional Graduation in Medical Science)، مکرم فضل احمد صاحب (Law)، مکرم فصیح الدین صاحب(Law)، مکرم قدرت اللہ صاحب (Masters in Software Technology)، مکرم مبارک احمد صاحب(Bachelor in Software Technology)، مکرم عبدالرحمٰن رضا صاحب (Masters in Civil Engineering، Assessor مکرم صبیح الدین صاحب(Law)، مکرم وسیم غفار صاحب(Masters in Computer Science)، مکرم اعزاز احمد صاحب (A Level)، مکرم وجاہت احمد وڑائچ صاحب((A Level)، مکرم یزدان مخدوم صاحب (A Level)، مکرم عطاء الٰہی اسلم صاحب(A Level)، مکرم انیق احمد سلیمان صاحب(A Level)، مکرم احمد فراز احمد صاحب(A Level)، مکرم اویس اکبر باجوہ صاحب (A Level) اور مکرم عتیق بشیر صاحب (O Level)۔

خلاصہ اختتامی خطاب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد آیت اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ (المومن:52) کی تلاوت فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کے دعویٰ پر مسلمانوں، عیسائیوں اور ہندوؤں نے جو طوفان بدتمیزی اٹھایا اس کا ذکر فرمایا۔ حضور نے آج کل کے مخالفین کو واشگاف الفاظ میں تنبیہ کی کہ اس وقت دنیا قدرتی آفات کے رنگ میں خدائی قہر کے جو نظارے دیکھ رہی ہے یہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے تائیدی نشانات کے سلسلے ہیں اور زمانہ آرہا ہے کہ اگر دنیا اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوئی تو پہلے سے زیادہ مورد غضب الٰہی ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ نے زمانہ کی حالت کو دیکھ کر اور دنیا کو معصیت اور گمراہی میں مبتلا پاکر زمانہ کی اصلاح کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تب آپؑ نے حکم الٰہی کی پابندی کرتے ہوئے بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں کے یہ اطلاع دی کہ اس صدی کے لئے جو آنے والا تھا وہ مَیں ہی ہوں۔ تا کہ ایمان جو آسمان پر اٹھ گیا ہے اسے دوبارہ قائم کروں اور اسی کی کشش سے دنیا کی اصلاح کی طرف کھینچوں اور اعتقادی و عملی غلطیوں کو دور کروں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعویٰ فرمایا تو مخالفین کی ایک ہی رٹ تھی کہ یہ کافر ہے، اس کی جماعت کو ختم کردو اور اس کے ماننے والوں کو ختم کردو اور حضور علیہ السلام کو تنگ کرنے کی کارروائیاں اس حد تک ہوگئیں کہ آپؑ نے بڑے افسوس سے مخاطب کرکے فرمایا کہ اے نفسانی مولویو! اے خشک زاہدو! تم آسمانی راہ کھولنا چاہتے ہی نہیں۔ فرمایا کہ تاریخ شاہد ہے، ماضی کی، سو سال پہلے کی بھی، بعد کی بھی اور اس دور کی تاریخ بھی کہ ان بدقسمت لوگوں کو ماننے کی توفیق نہ ملی۔ حضور انور نے اس کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر شوکت اور پُر جلال اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

فرمایا کہ اے مولویو! تمہارے ہم خیال سربراہوں نے جماعت کو ختم کرنے کا قانون پاس کیا۔ اس وقت جماعت شاید 75 ممالک میں تھی اور آج دنیا کے 189 ممالک میں بسنے والے احمدی آنحضرت ﷺ پر درود بھیج رہے ہیں۔ کچھ تو سوچو، کچھ تو غور کرو، اے حکومت چلانے والو! اے سیاست چمکانے والو! اے سیاست دانو! اس الٰہی سلسلہ کے خلاف مخالفت کی دیواریں نہ اٹھاؤ جس کی حفاظت کی ضمانت خدا تعالیٰ نے دی ہوئی ہے۔ زبان درازی نہ کرو۔ اپنے پہلوں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرو۔ ابھی بھی وقت ہے۔ آسمانی آفات کو دیکھ کر سوچو اور پھر سوچو۔ حضور نے پاکستان، ہندوستان، سری لنکا، بنگلہ دیش، انڈونیشیا اور عرب کے ممالک کے بسنے والے مسلمانوں کو بطور خاص مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آؤ مسیح محمدی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام کا جھنڈا ساری دنیا میں گاڑنے کے لئے مدد کرو۔ اے مسلمانو! نفس پرستی اور دنیا پرستی چھوڑ دو۔ تمہاری بقا اور تمہاری عزت اسی میں ہے۔ حضور انور نے افریقہ کے سعید فطرت علماء کا بھی ذکر فرمایا جن کی فراست خشک زاہدوں اور مولویوں سے زیادہ ہے اور وہ قرآن اور حدیث کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ حضور نے واشگاف الفاظ میں فرمایا کہ زمانہ آرہا ہے۔ یاد رکھیں وارننگ ہے دنیا کو۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید کے لئے جیسے پہلے نشان ظاہر فرمائے اب پہلے سے بڑھ کر ظاہر فرمائے گا۔ حضور نے دعا کی تحریک کی کہ دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں کہ اللہ مسلمانوں کو تباہ ہونے سے بچائے۔ آج دنیا کی کایا ہماری دعاؤں سے ہی پلٹنی ہے۔ دعاؤں پر بہت زور دیں۔ فرمایا کہ آج بھی وہی زمانہ چل رہا ہے کہ احمدیت نے دنیا پر غلبہ پانا ہے۔ اس لئے نشانات کا سلسلہ بھی چلنا ہے۔ پس ضرورت ہے کہ ہر احمدی بھی ایمان میں مضبوط ہو۔ ایمان لانے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد کے وعدے اس شرط کے ساتھ ہیں کہ ایمان کی حقیقت کو سمجھیں۔ جماعت کی تاریخ بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر لمحہ اور ہر موڑ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی حفاظت فرمائی ہے اور اس کی تائیدات میں نشان ظاہر فرمائے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ فتح اور کامرانی جماعت کا مقدر ہیں اور مخالفین کی ہر سازش ناکام و نامراد ہوگی۔ دشمن آج ایک ملک میں جماعت کو تنگ کرکے خوش ہے۔ مکہ اور مدینہ اور حج کے راستے ہم پر بند کئے ہوئے ہیں۔ فرمایا جو سربراہ اور بادشاہ ہیں یاد رکھیں انہیں اللہ کی مرضی کے تابع اپنی گردنیں جھکانی ہوں گی۔ دشمن جتنا چاہے زور لگالے کوئی طاقت اب اسلام کے غلبہ کو نہیں روک سکتی۔ پس ملامتیں پہلے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین پر پڑتی رہی ہیں اور آئندہ بھی مخالفین پر ہی پڑتی رہیں گی۔ فرمایا بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ اے وہ تمام لوگو جو مخالفت میں حدیں پھلانگ رہے ہو، زمینی اور آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کو چھوڑ دو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں سویڈن کے اخبار میں کارٹونوں کے ذریعہ آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کی بے حرمتی کئے جانے پر بھی افسوس اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اہل مغرب کو بھی جہاں آزادی کے نام پر آنحضرت ﷺ کی مقدس ذات پر گند اچھالا جا رہا ہے، کو تنبیہ کی کہ خدا کی غیرت کو نہ للکارو۔ خدا اگر غضب میں دھیما ہے تو اس کو اس کی کمزوری نہ سمجھو۔ وہ اگر رحیم ہے تو وہ قہار بھی ہے اور جبار بھی۔

حضور انور نے قدرت ثانیہ (خلافت) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے قیامت تک جاری رہنا ہے۔ یہ خوشخبری ہے اور اسلام کا جھنڈا لہرانے کا کام بھی جماعت نے کرنا ہے۔ اس ضمن میں فرمایا کہ مَیں نے آج سے تین سال پہلے وصیت کے بارہ میں بیان کیا تھا کہ نظام خلافت کا وصیت کے نظام سے گہرا تعلق ہے اور جماعت کو تحریک کی تھی کہ چندہ دہندگان کی نصف تعداد کو خلافت جوبلی سے پہلے نظام وصیت میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ حضور نے اعلان فرمایا کہ جرمنی کی رپورٹ کے مطابق جماعت جرمنی نے یہ ٹارگٹ پورا کرلیا ہے۔ اور فرمایا کہ اے جرمنی میں رہنے والے مسیح موعودؑ کے غلامو! تم نے خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہا۔ آج اسلام کے پیغام کو بھی اپنے ملک میں پھیلادیں۔

جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر حضور انور کا پیغام: حضور انور نے اپنے خطاب کے تسلسل میں فرمایا کہ آج جماعت احمدیہ امریکہ کا بھی جلسہ ہو رہا ہے۔ ان کے لئے اور ساری دنیا کے لئے بھی میرا یہی پیغام ہے۔ لیکن چونکہ خاص طور پر ان کا جلسہ ہو رہا ہے۔ اس لئے امریکہ کو میرا یہ پیغام ہے کہ اے امریکہ کے احمدیو! بالخصوص ایفرو امریکن احمدیو! آپ اپنے ایمان اور اخلاص میں بڑھ رہے ہو۔ آپ میں سے چند ایک جلسہ سالانہ یو کے پر بھی آئے تھے۔ مَیں نے دیکھا کہ ان کے چہروں پر سکون تھا۔ آنکھوں اور چہروں سے جو ایمان اور اخلاص نظر آرہا تھا اسے دیکھ کر دل حمد سے بھر جاتا ہے۔ انہیں مخاطب کرکے فرمایا کہ آپ کے آباء و اجداد غلام بنا کر وہاں لائے گئے تھے اور کہا جاتا ہے کہ اب آپ کو اس ملک میں آزادی مل گئی ہے۔ مگر اصل میں حقیقی آزادی تو آنحضرت ﷺ کی غلامی سے ہی ہے۔ پس اپنے ہم قوم سفید امریکن اور دوسری قوموں کے لوگوں کو بھی آزاد کروائیں اور بتائیں کہ آپ کو آزادی مل گئی ہے لیکن ابھی بہت سی بندشیں ہیں۔ فحاشی کے طوق گلے میں ہیں اور پاؤں میں عیاشی کی زنجیریں ہیں۔ ان کو احمدیت کا پیغام پہنچا کر اور آنحضرت ﷺ کی غلامی میں لائیں۔ تبھی آپ حقیقی آزادی دلانے اور پانے والے ہوں گے۔ پس اس فرض کو سمجھیں۔ آخر پر حضور انور نے پاکستان کے احمدیوں کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی تحریک کی کہ اللہ تعالیٰ نفس پرست مولویوں اور خشک زاہدوں سے پاکستان کی جان چھڑائے تا کہ لوگ حقیقت کو پہچاننے لگیں۔

خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد تمام حاضرینِ جلسہ فرط جذبات میں کھڑے ہوگئے اور نہایت ہی پُر جوش نعرے لگانے لگے۔ افریقہ سے آئے ہوئے مہمانوں نے اپنے مخصوص اور مسحور کن انداز میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ورد شروع کردیا جس کے ساتھ تمام حاضرین جلسہ بھی شامل ہوگئے۔ یہ ایک نہایت ہی روح پرور نظارہ تھا۔ حضور انور کچھ دیر اپنے عشاق کے درمیان میں موجود رہے اور پھر الوداعی سلام کہہ کر زنانہ جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ جب حضور نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا تو تمام حاضرین جلسہ نے یک زبان ہوکر اپنے ہاتھ اٹھا کر حضور انور کے سلام کا جواب دیا۔ یہ بھی نظارہ قابل دید تھا۔ جلسہ گاہ لجنہ میں حضور انور کی آمد پر لجنہ نے بھی مختلف زبانوں میں ترانے اور نغمے گائے جس سے سارے ماحول میں ایک وجد کی کیفیت طاری ہوگئی۔ کچھ دیر وہاں قیام کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

جرمن لجنہ، نومبایعات اور زیر تبلیغ سے میٹنگ: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ چند منٹ رہائشگاہ پر رکنے کے بعد اپنی بیگم حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ کے ساتھ اس مارکی میں تشریف لے گئے جہاں جرمن لجنہ، نومبایعات اور زیر تبلیغ خواتین سے میٹنگ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور نے پہلے گزشتہ ایک سال کے دوران بیعت

کرنے والی خواتین سے تعارف حاصل کیا۔ ایک نو احمدی جرمن لڑکی سے جس نے صحیح طریق سے نقاب لیا ہوا تھا حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ نقاب لینا کہاں سے سیکھا ہے؟ اس طرح نقاب لینا، پردہ کرنا اب آپ نے پاکستانیوں کو سکھانا ہے کیونکہ وہ اپنا پردہ چھوڑ رہی ہیں اور آپ اپنا رہی ہیں۔ ایک اور نو احمدی لڑکی جس نے تین ہفتہ پہلے بیعت کی تھی اس سے بھی حضور انور نے تعارف حاصل کیا اور اس کے احمدی ہونے کے تعلق میں تفصیل پوچھی۔ حضور انور نے جرمن خواتین سے پوچھا کہ کتنی خواتین کے خاوند پاکستانی ہیں؟ بہت سوں نے ہاتھ کھڑے کئے۔ حضور نے مزید پوچھا کہ کیا آپ کے خاوند اسلام اور جماعت کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں؟ نمازوں کے پابند ہیں؟ اگر نہیں تو آپ نے ان کو اب دین کی طرف لے کر آنا ہے۔ ایک جرمن خاتون نے بتایا کہ میرے تین بچے ہیں اور تینوں وقف ہیں۔ مَیں ان کی کس رنگ میں تربیت کروں اور ان کو کیا پیشہ اختیار کرنا چاہئے۔ حضور انور نے ان کی رہنمائی فرمائی۔

بیعت: دوران میٹنگ ایک جرمن لڑکی نے حضور انور سے بیعت کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں ایسا کرتا تو نہیں ہوں لیکن چونکہ میری بیگم یہاں موجود ہیں تو مَیں یہ بات مان لیتا ہوں۔ مگر اس کو روایت نہ بنانا اور آئندہ سال ضروری نہیں کہ اس کی امید رکھیں۔ حضور انور کے ہاتھ پر حضرت سیدہ امتہ السبوح صاحبہ نے ہاتھ رکھا اور باقی نومبایعات نے ان کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اس وقت بڑی جذباتی اور روحانی کیفیت تھی۔ سب کے آنسو جاری تھے۔ بیعت کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ بچوں کو چاکلیٹ، طالبات کو قلم اور خواتین کو انگوٹھیاں بطور تبرک عطا فرمائیں (نوٹ: اس پروگرام کی رپورٹ کے لئے مکرمہ سعدیہ گدت صاحبہ نیشنل صدر لجنہ جرمنی سے درخواست کی گئی تھی لہذا اس پروگرام کی رپورٹ مکرمہ امتہ الحیٔ صاحبہ سیکرٹری نومبایعات جرمنی کی مہیا کردہ ہے۔)

آٹھ بجے شام بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری نے اس دوران جمع ہونے والی ڈاک روانگی سے قبل حضور کی گاڑی میں رکھوائی۔ حضور انور نے اپنی گاڑی میں سوار ہونے سے پہلے دعا کروائی اور قافلہ روانہ ہوا۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے انتظار میں لوگوں کا ہجوم سڑک کے دونوں اطراف ابھی بھی موجود تھا۔

آج جلسہ سالانہ جرمنی کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں کل حاضری 26431 رہی۔ جس میں 28 ممالک کے نمائندگان نے شرکت کی۔ جلسہ کے تینوں دن کی کارروائی براہ راست MTA پر ساری دنیا میں نشر ہوتی رہی۔ لندن سے آئے ہوئے MTA انٹرنیشنل کے تین کارکنان مکرم محمد منیر صاحب عودہ، مکرم خالد کرامت صاحب اور مکرم فائز نوشیروان احمد صاحب پر مشتمل ٹیم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احسن طریق پر Live Transmission کے انتظامات کرنے کی توفیق پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام خطابات کا دس زبانوں میں رواں ترجمہ کا بھی انتظام تھا۔ جن مترجمین کو حضور انور کے خطابات کے ترجمہ کی توفیق ملی ان کے نام درج ذیل ہیں:

(1) انگریزی: مکرم خلیل احمد ملک صاحب آف لندن۔ (2) عربی: مکرم محمد طاہر ندیم صاحب مبلغ سلسلہ لندن۔ (3) جرمن: مکرم حبیب اللہ طارق صاحب، مکرم نوید حمید صاحب اور مکرم داؤد مجوکہ صاحب۔ (4) ترکی: مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب، مکرم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب اور مکرم محمد احمد راشد صاحب۔ (5) بلغارین: مکرم طاہر احمد صاحب اور مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مبلغین بلغاریہ۔ (6) البانین: مکرم مصمد احمد غوری صاحب۔ مبلغ سلسلہ البانیہ اور مکرم موسیٰ رستمی صاحب صدر جماعت کوسووو۔ (7) بوسنین: مکرم وسیم احمد سروعہ صاحب مبلغ سلسلہ بوسنیا۔ (8) فارسی: مکرم ملک نعیم احمد صاحب۔ (9) بنگلہ: مکرم فیروز عالم صاحب انچارج بنگلہ ڈیسک لندن۔ (10) فرانسیسی: مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ بلجیم۔ بیت السبوح پہنچنے پر 9:15 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء مسجد بیت السبوح میں پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

03 ستمبر 2007ء: آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز فجر 5:30 منٹ پر مسجد بیت السبوح میں پڑھائی۔ **ملاقاتیں:** گیارہ بجے حضور انور ملاقاتوں کے لئے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پہلا دور شروع ہوا جو نماز ظہر وعصر تک جاری رہا۔ اس دوران پاکستان، ملائشیا، ہندوستان، ناروے، یونان، سویڈن، ڈنمارک، بلغاریہ اور جرمنی کے 52 خاندانوں کے 212 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

بلغارین وفد سے ملاقات: بلغاریہ سے آئے ہوئے چالیس افراد پر مشتمل وفد نے (جن میں 13 زیر تبلیغ افراد شامل تھے) حضور انور نے تفصیلی ملاقات کی۔ مکرم محمد اشرف صاحب ضیاء مبلغ بلغاریہ نے ترجمانی کے فرائض ادا کئے۔ حضور انور نے وفد کے ممبران سے خیریت دریافت فرمائی، تعارف حاصل کیا اور جلسہ سالانہ کے بارہ میں پوچھا کہ جلسہ کیسا لگا؟ فرمایا کہ اٹارنی جنرل صاحب نے تو اپنے تاثرات بیان کر دئے تھے۔ مکرم پروفیسر Teofanov صاحب سے حضور انور نے پوچھا کہ آپ بتائیں۔ جس پر انہوں نے جلسہ سالانہ میں شمولیت پر اپنے خوشکن جذبات کا اظہار کیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ کل اٹارنی جنرل صاحب نے فرمایا تھا کہ مذہب کی سب کو آزادی ہے لیکن بلغاریہ میں تو ہمارے خلاف ایک فضا بنی ہوئی ہے۔ ایسے شرفاء ہی ہیں جو کوشش کر کے امن کی فضا قائم کر سکتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ اپنی سوسائٹی میں اپنے ہم خیال لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کریں گے۔

فرمایا کہ اس وقت جماعت احمدیہ جو ساری دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے اسے میڈیا اور اخباروں کے ذریعہ آپ لوگوں تک پہنچائیں اور ان کو سمجھائیں کہ اس وقت دنیا میں بڑی مشکلات پیدا ہوئی ہوئی ہیں جماعت احمدیہ ہی ہے جو امن قائم کرنے والی ہے اس بات کو عام کریں۔

فرمایا: جب کوئی احمدی ہوتا ہے تو اس میں ایک نیک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ اگر اس تبدیلی کی وجہ سے اللہ سے تعلق پیدا ہوا ہے تو پھر اس کا فرض بنتا ہے کہ اس تعلق کا اظہار معاشرے میں امن قائم کرنے کی کوشش کر کے کرے۔ اس پر اٹارنی جنرل صاحب نے حضور انور کا بہت شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے یہاں سے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ تو آپ سب نے دیکھ لیا ہوگا کہ جلسہ باوجود اپنے بڑے مجمع کے کتنا پُر امن تھا۔ یہ دکھاوا نہیں۔ یہ احمدیوں کا کردار ہے۔ یہ ڈسپلن ہے جو آپ کو یوکے، امریکہ، انڈونیشیا، ہندوستان اور افریقہ کے جلسوں میں بھی نظر آئے گا اور یہی ہماری تعلیم ہے۔ ایسا امن اور ڈسپلن پیدا کرنے والوں کو یہ کہنا کہ یہ فساد کریں گے بہت بڑا ظلم اور الزام ہے۔

حضور انور نے مکرم پروفیسر Teofanov سے دریافت فرمایا آپ کیا کرتے ہیں اور کتنی زبانیں جانتے ہیں۔ جس پر مبلغ سلسلہ بلغاریہ نے بتایا کہ انہوں نے بلغارین زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی کیا ہوا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مَیں دوسری مرتبہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ سات سال پہلے لندن کے جلسہ میں شامل ہوا تھا۔ مَیں خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے بھی مل چکا ہوں۔ مَیں انہیں اپنے باپ کی طرح سمجھتا ہوں۔ میری فیملی بھی انہیں مل چکی ہے۔ میرے نزدیک جماعت احمدیہ امن قائم کرنے کی ایک عظیم مثال ہے۔ بلغاریہ میں احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھا جاتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ جیسے پڑھے لکھے طبقے کو اس میں کردار ادا کرنا چاہئے تا کہ لوگوں کے ذہنوں میں تبدیلی پیدا ہو۔ عام طور پر تو بلغارین روشن دماغ ہیں۔ آگے جا کر یہ روکیں دور ہو جائیں گی۔ فساد پیدا کرنے والے تو چند لوگ ہوتے ہیں اور دوسرے لوگ ان سے ڈر کر خاموش ہو جاتے ہیں مگر عمومی طور پر بلغارین قوم ایسے خیالات کو رد کرنے والی ہے۔

فرمایا: جو پہلی مرتبہ شامل ہو رہے ہیں ان کے جلسہ کے متعلق کیا خیالات ہیں؟ مکرمہ Bikova صاحبہ نے فرمایا کہ بہت زبردست اور حیران کن انتظام ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہی انتظام اور اللہ سے تعلق ہی ہے جو امن کی فضا اور ایک دوسرے کے لئے نیک جذبات پیدا کرتا ہے۔ مکرم Mario صاحب نے کہا کہ بلغاریہ میں مسائل عیسائیوں کی طرف سے نہیں بلکہ مسلمانوں کی طرف سے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جب مجھے علم ہوا تو مَیں بھی حیران تھا کہ بلغارین قوم کو کیا ہو گیا ہے؟ کیونکہ مَیں جن بلغارین کو مل چکا تھا ان کے چہروں سے ایسا نہیں لگتا تھا کہ وہ ایسا کریں گے۔

مکرم Mario صاحب نے حضور سے درخواست کی کہ اگر حضور بلغارین مفتی سے مل لیں تو بہتر ہوگا۔ اس پر فرمایا کہ اگر آپ انہیں تیار کر لیں تو مَیں ملاقات کے لئے تیار ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اصل میں جو مذہبی لیڈر ہیں اس کو مذہب سے زیادہ اپنی دنیاوی وجاہت کا خیال ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اگر یہاں احمدیت آ گئی تو اس کی وجاہت ختم ہو جائے گی۔ نہ امامت رہے گی نہ مسجد۔ اگر اس کو یہ بات سمجھا دی جائے کہ نہ ہم نے اس کی امامت لینی ہے، نہ مسجد لینی ہے اور نہ ہی کسی کو زبردستی احمدی بنانا ہے تو شاید اس میں تبدیلی پیدا ہو جائے مگر یہ بڑا مشکل ہے۔

حضور انور نے بتایا کہ ان لوگوں کو تو قرآن بھی نہیں آتا۔ جو احمدی ہو رہے ہیں وہی آگے بچوں کو قرآن پڑھاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اسی بات سے وہ ڈر گئے ہیں کہ اس سے ہماری امامت چلی جائے گی۔ باقی مذہب تو دل کا معاملہ ہے اس پر زبردستی قبضہ نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم کی تعلیم بھی یہی ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے بچوں کو اپنے پاس بلا کر چاکلیٹ دئے اور بڑوں کو اس ملاقات کی یادگار کے طور پر قلم عنایت فرمائے اور فرمایا یہ قلم جو مَیں ٹوکن کے طور پر دے رہا ہوں اس سے آپ کو یاد رہے گا کہ ملاقات ہوئی تھی۔ حضور انور نے ہر ایک کے پاس خود جا کر قلم عنایت فرمائے۔ آخر پر حضور انور نے مردوں اور عورتوں کو الگ الگ تصویر بنوانے کا شرف بخشا۔ اس کے بعد حضور انور نے نماز ظہر وعصر مسجد بیت السبوح میں پڑھائیں۔

ملاقاتیں: شام چھ بجے ملاقاتوں کا دوسرا دور ہوا جو 8:35 بجے تک جاری رہا۔ جس میں پاکستان، انڈونیشیا، بلغاریہ، ناروے، اٹلی، بوسنیا، مسقط، ہندوستان اور جرمنی کے 104 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

مبلغین سلسلہ سے میٹنگ: انفرادی ملاقاتوں کے بعد مبلغین سلسلہ سے میٹنگ شروع ہوئی۔ جس میں جرمنی، البانیہ، بوسنیا، بلغاریہ، کوسووو، ہنگری، مالٹا، رومانیہ اور مقدونیہ کے 19 مبلغین شامل ہوئے۔ سب سے پہلے حضور انور نے تمام مبلغین کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ پھر مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی سے انگلستان میں ہونے والی مبلغین کی میٹنگ کے حوالے سے اب تک ہونے والے کام کی رپورٹ لی۔ اس کے بعد حضور انور نے ہر مبلغ سے الگ الگ تعارف کر کے اس کی کارکردگی اور میدان عمل میں درپیش مسائل سننے کے بعد ان کے حل کے بارہ میں تفصیلی ہدایات دیں اور مبلغین کو خاص طور پر تلقین فرمائی کہ جو بھی رابطے بنتے ہیں ان سے مستقل رابطہ رکھا کریں۔ حضور انور نے جرمنی میں جامعہ کے قیام اور جماعت جرمنی کے دیہاتی علاقوں میں خاص طور پر توجہ دینے اور یہاں امن کی تعلیم پھیلانے کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔ اور جماعت جرمنی نے جو وصیت کا ٹارگٹ پورا کیا ہے اس کا مختلف زاویوں سے جائزہ لیا۔

حضور نے مبلغین کو اپنی روزانہ کی ڈائری لکھنے کی تاکید فرمائی۔ جرمنی میں تربیت کے لئے معلمین کی ضرورت مقامی طور پر ہی پورا کرنے کی طرف زور دیا اور فرمایا کہ جو لوگ فارغ ہیں اور اخلاص رکھتے ہیں انہیں تین یا چھ ماہ کا کورس کروا کر انہیں معلم کے طور پر استعمال کریں۔ فرمایا اس سے دوہرا فائدہ ہوگا۔ ایک تو وہ لوگ جو فارغ ہیں وہ مصروف ہو جائیں گے اور دوسرا کسی حد تک معلمین کی ضرورت بھی پوری ہوتی رہے گی۔ حضور انور نے مشرقی یورپ کے ممالک میں آزادی کے نام پر جو خطرناک اخلاقی برائیاں پیدا ہو رہی ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے مبلغین کو تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور تفصیلی ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے مشنوں میں لائبریریاں قائم کرنے کی ہدایت بھی فرمائی۔ آخر پر حضور انور نے مبلغ انچارج جرمنی کی درخواست پر گروپ فوٹو کا شرف بھی عطا فرمایا۔ حضور انور نے نماز مغرب وعشاء مسجد بیت السبوح میں پڑھائیں۔ پھر حضور انور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے اس عرصہ کے دوران جمع ہونے والی ڈاک حضور انور کے ملاحظہ کے لئے رہائشگاہ پر بھجوائی۔

(باقی آئندہ)

قربانی کے فضائل اور احکامات

سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ اٹارسی، ایم پی

قربانی قربِ خداوندی کا ذریعہ اور اسلام کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے خلیل، ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے فرزند ارجمند حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ کی عظیم یادگار ہے۔ ان باپ بیٹے کے مثالی نمونے اور قربانی کی داستان جمیل کو خلاق کائنات اللہ جلّ مجدہٗ اپنے کلام پاک میں یوں بیان فرماتا ہے:

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ ۝ فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(سورۃُ الصف)

ترجمہ: پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس غور کر تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے تُو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا پس جب وہ دونوں رضامند ہو گئے اور اس نے اسے پیشانی کے بل لٹا دیا جب ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم! یقیناً تُو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہے یقیناً اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

قربانی مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیت تقرب ذبح کرنا ہے۔ غرض وغایت اس کی یہ ہے کہ قربانی کرنے والوں کے قلوب میں جذبۂ اخلاص وایثار پیدا ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

ترجمہ: ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’قربانی کرنے سے یہ مُراد نہیں کہ اس کا گوشت اللہ تعالیٰ کو پہنچتا ہے بلکہ اس سے ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی فرمانبرداری کا نظارہ مقصود ہے تا تم بھی قربانی کے وقت اس بات کو مدِ نظر رکھو کہ تمہیں بھی اپنی تمام ضرورتوں اعزازوں ناموریوں اور خواہشوں کو خدا کی فرمانبرداری کے نیچے قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے جس طرح ان جانوروں کا خون گراتے ہو ایسا ہی تم بھی خدا کی فرمانبرداری میں اپنے خون تک سے دریغ نہ کرو۔ انسان جب ایسا کرے تو وہ کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔ دیکھو ابراہیم و اسماعیل کا نام دُنیا سے نہیں اُٹھا ان کی عزت واکرام میں فرق نہیں آیا۔ پس تمہاری سچی قربانی کا نتیجہ بھی بد نہیں نکلے گا۔ وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى تقویٰ خدا کو لے لیتا ہے جب خدا مل گیا تو پھر سب کچھ اسی کا ہو گیا۔

(بحوالہ کتاب خطبات نُور جلد اوّل صفحہ ۲۷۷)

زمانہ جاہلیت میں یہ غلط رواج تھا کہ مشرکین قربانی کے گوشت کو برباد کر دیتے تھے، ضائع کر دیتے تھے، مگر اسلام نے اس غلط رسم کو مٹا دیا اور کہا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ (سورۃُ الحج)

یعنی ان (قربانیوں) میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلاؤ۔

واضح رہے کہ وہی قربانی مقبول بارگاہِ خداوندی ہے جو جذبہ اخلاص وایثار کی دولت سے بہرہ مند ہو۔ اور صرف اور صرف رضائے الٰہی کے لئے کی گئی ہو۔ چنانچہ اللہ ربُّ العزت نے قرآن پاک میں نہایت واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (سورۃُ الانعام)

(یعنی اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) تُو کہہ دے کہ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب ہے سارے جہان کا۔

یہ امر مسلم ہے کہ جانور کی قربانی محض قرب خداوندی کا ذریعہ ہے لیکن اس سے وہی لوگ مستفیض ہوتے ہیں جن کو اللہ اور اس کے رسول کے فرمان کا پورا پورا احترام ہے۔ پس حقیقت یہ ہے کہ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سُنّت ہے کہ جو اس خیر امت، اُمّتِ محمدیہ کے لئے برقرار رکھی گئی۔ اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا حکم دیا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی دے۔

ارشادات رسولؐ سے قربانی کے بے شمار فضائل کا ثبوت ملتا ہے جس میں سے چند ایک درج ذیل ہیں

☆...... ابن ماجہ میں زید بن ارقم سے روایت ہے:

قال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله ما هٰذِهِ الاضاحى۔ قال سُنَّة ابيكم ابراهيم قالوا فما لنا فيها يا رسول الله۔ قال بكل شعرة حسنة

(الحديث)

ترجمہ: ابن ماجہ میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن دربار رسالت مآب میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ قربانی کی حقیقت سے آگہی بخشیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے اس پر صحابہ کرام نے پوچھا اس میں ہمارے لئے کتنا ثواب ملے گا جواباً آپؐ نے فرمایا: قربانی کے جانور کے ہر ہر بال کے بدلے ایک ایک نیکی ملے گی۔

☆...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر احب الى الله من اهراق الدم وانه ليأتى يوم القيامة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم ليقع عند الله بمكان قبل ان يقع على الارض فطيبُو بها نفسًا۔

ترجمہ: یعنی یوم النحر (قربانی کے دن) میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک قربانی سے زیادہ پیارا نہیں اور قربانی کا جانور بروز قیامت اپنے سینگ اور بال نیز کھروں کے ساتھ آئے گا اور بے شک قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی خدا کی بارگاہ میں مقام قبول کو پہنچ جاتا ہے اس لئے اس (یعنی قربانی) کو خوش دلی کے ساتھ کرو۔

اس مبارک حدیث میں اس باطل نظریہ کی تردید ہے جو مغرب زدہ مسلمان کہتے پھرتے ہیں کہ ہر سال عید قربان کے موقع پر لاکھوں جانور قربان کرنے سے بہتر ہے کہ اسے روک کر اس روپیہ کو نقدی کی صورت میں رفاہِ عام کے مفید کاموں پر خرچ کرنا چاہئے۔ بدقسمتی سے بعض کلمہ گو نام نہاد علماء اس غلط نظریہ کی تائید کرتے نظر آتے ہیں (گو ان کی تعداد کم ہے) اسی قسم کا سوال جب ایک مرتبہ سیدنا نور الدین اعظم خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں پیش ہوا تو آپؓ نے جواباً فرمایا:

’’حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بڑی ضرورتیں تھیں۔ خلفاء کے زمانہ میں سخت سے سخت ضرورتیں تھیں۔ مگر قربانی ترک نہیں کی گئی اس کا ترک شیعہ مذہب کے بھی خلاف ہے۔ باقی رہا لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا - الآية - کا فرمان سو وہ صحیح ہے۔ مگر جس طرح سے عالم شیعہ نے اسے سمجھا ہے اس طرح نہیں۔ قربانی ہی اصل ہے۔ معلوم نہیں ينالہ التقوىٰ سے مولوی صاحب نے کیا مُراد لیا ہے۔ افسوس یہ سب قرآن نہ سمجھنے کا وبال ہے کیا مسلمانوں کے پاس اور مال ہی نہیں رہا کہ اب قربانی پر ہاتھ صاف کرنے لگے ہیں؟ اگر ایسے ہی مفلس ہیں تو نہ زکوٰۃ نہ قربانی نہ تعلیم پر روپیہ خرچ کریں۔ چھٹی ہوئی۔ اللہ اللہ ثم اللہ اللہ۔ پہلے مکہ میں قربانیاں بند کریں۔ ترک خود قربانی کو بند کریں...... یونیورسٹی میں جمع شدہ روپیہ دے دیں۔ (ان دنوں میں مسلم یونیورسٹی کے لئے بھاری رقم جمع ہوئی تھی) شادی غمی کی فضولی کا روپیہ دے دیں۔ خود ترک فضولی کے بدلے روپیہ دیں۔ ہندوستان میں سات کروڑ مسلمان ہیں فی کس ایک روپیہ ہی دیں مگر شعائرِ اسلام کو ہاتھ سے نہ دیں۔ طرابلس کے غریب عرب جان دے رہے ہیں ترک میدان جنگ چند روز جاری رکھیں۔ قد افلح المؤمنون ولِلّٰهِ العزّة وللرَّسُول وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ - اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا - سچ ہے:

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

شیعہ عالم شیخ عبد العلی ہروی کا ایک مضمون آج پیسہ اخبار میں نکلا ہے جس میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ صرف حج کے موقعہ پر قربانی ہے اور سوائے اس کے نہیں۔ اس کے متعلق صرف اتنا ہی لکھنا کافی ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ اور صحابہ کرامؓ اور ائمہ محدثین اور مجددین کا عمل اور امت محمدیہ کے تیرہ سو سال کا تعامل صرف عالم ہروی کے اجتہاد سے باطل نہیں ہو سکتا۔

(نور الدین قادیان ۱۰ نومبر ۱۹۱۲ء) (بحوالہ کتاب ’’عہد کی قربانیاں‘‘ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ ایم اے۔ سن اشاعت نومبر ۱۹۵۹ء بار اوّل ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

قربانی واجب ہے:

’’قربانی صاحب استطاعت کے لئے سنت مؤکدہ اور واجب ہے۔ اور اس میں ایک حکمت یہ ہے کہ قربانی دینے والا اشارہ کی زبان میں اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ جس طرح یہ جانور جو مجھ سے ادنیٰ ہے اور میرے لئے قربان ہو رہا ہے اسی طرح اگر مجھ سے اعلیٰ چیزوں کے لئے میری جان کی قربانی کی ضرورت پڑے گی تو میں اُسے بخوشی قربان کر دوں گا۔ غرض قربانی ایک تصویری زبان ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جانور ذبح کرنے والا اپنے نفس کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔‘‘

(بحوالہ فقہ احمدیہ جزاول صفحہ ۱۸۲)

قربانی کا وقت :

ماہ ذوالحجہ کی دسویں، گیارہویں، بارہویں کی تاریخیں ہیں مگر دسویں افضل ہے۔ شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن نماز عید کے بعد ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

"مَنْ صَلّٰی صَلاتنا ونسك نسكنا فقد اصابه النسك ومن نسك قبل الصلوة فتلك شاة لحم۔

یعنی جس نے ہماری طرح نماز عید پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اس نے قربانی کا ثواب پایا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ بکری کا گوشت ہے۔

قربانی کا جانور :

قربانی کے لئے اُونٹ، گائے بکری، بھیڑ، دُنبہ ان میں سے کوئی سا جانور ذبح کیا جاسکتا ہے۔ اُونٹ اور گائے (بھینس بھی) سات آدمیوں کی طرف سے اور بھیڑ بکری وغیرہ ایک آدمی کی طرف سے کافی ہے اور انسان قربانی کی نیت میں اپنے کنبہ کو بھی شامل کرسکتا ہے۔ اونٹ تین سال، گائے دوسال اور بھیڑ بکری وغیرہ ایک سال کی کم از کم ہونی چاہئے۔ دُنبہ اگر موٹا تازہ ہو تو چھ ماہ کا بھی جائز ہے۔ قربانی کا جانور کمزور اور عیب دار نہیں ہونا چاہئے۔ لنگڑا، کان کٹا، سینگ ٹوٹا اور کانا جانور جائز نہیں۔ اسی طرح بیمار اور لاغر کی قربانی بھی درست نہیں۔

(بحوالہ فقہ احمدیہ عبادات)

حدیث شریف میں قربانی کے جانور کے بارہ میں آتا ہے کہ وہ جانور موٹا، تندرست، دیدہ زیب ہونا چاہئے کیونکہ وہ پل صراط پر سواری کا کام دے گا۔ فرمانِ رسالتؐ ہے۔ سَمِّنُوْا اضحایاکم فانها علی الصراطِ مطایاکم۔ یعنی فربہ وصحت مند جانور کی قربانیاں کیا کرو اس لئے کہ قربانی کے جانور تمہارے لئے راہ خطر پل، صراط پر سواریاں کردیئے جائیں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے مینڈھے کا حکم فرمایا جس کے سینگ سیاہ آنکھیں سیاہ اور جسمانی اعضاء سیاہ ہوں۔ پس وہ لایا گیا تو اس کی قربانی دینے لگے فرمایا اے عائشہ چھری تو لاؤ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کرلینا میں نے اسے تیز کردیا تو لے لی اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا اور بسم اللہ کہہ کر ذبح فرمایا اور کہا اے اللہ اسے قبول فرما محمد اور آل محمد اور امت محمد کی طرف سے حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ رحمتِ عالمؐ کو اپنی امت سے بے حد وحساب پیار ہے کہ اپنی قربانی میں بھی ہم گنہ گاروں کو فراموش نہ کیا۔ پس حقیقت تو یہ ہے کہ پروردگار عالم نے جس کو امت محمدیہ میں دولت سے نوازا ہو اُسے چاہئے کہ وہ بھی ہمارے پیارے نبی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بھی قربانی کر کے سعادت دارین حاصل کرے۔

اسی طرح ایک اور حدیث ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا جب آپ خطبہ سے فارغ ہوئے تو منبر سے اُترے پھر ایک مینڈھا لایا گیا تو اللہ کے رسول نے اسے اپنے دست مبارک سے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح فرمایا اور کہا یہ میری اور ہر اس امتی کی طرف سے ہے جو قربانی کے لئے استطاعت نہیں رکھتے۔

قربانی نہ کرنے پر وعید:

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو قربانی کرنے کی استطاعت رکھتے ہوئے قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔"

اب اس مضمون کو خاکسار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ ایک ایمان افروز روشن اقتباس پر ختم کرتا ہے۔ یہ حوالہ "خطبات نُور" جلد اوّل میں مندرج ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

"ابراہیم علیہ السلام بہت بوڑھے اور ضعیف تھے۔ ۹۹ برس کی عمر تھی۔ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اولاد صالح عنایت کی۔ اسمٰعیل جیسی اولاد عطا کی۔ جب اسمٰعیل جوان ہوئے تو حکم ہوا کہ ان کو قربانی میں دے دو۔ اب ابراہیم علیہ السلامؑ کی قربانی دیکھو زمانہ اور عمر وہ کہ ۹۹ تک پہنچ گئی اس بوڑھاپے (میں) آئندہ اولاد ہونے کی کیا توقع۔ اور وہ طاقتیں کہاں؟۔ مگر اس حکم پر ابراہیم نے اپنی ساری طاقتیں ساری امیدیں اور تمام ارادے قربان کردیئے ایک طرف حکم ہوا اور معاً بیٹے کو قربان کرنے کا ارادہ کرلیا۔ پھر بیٹا بھی ایسا سعید بیٹا تھا کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا بیٹا اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ تو وہ بلاچوں وچرا یونہی بولا کہ اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ اَبَّا وہی کرو جس کا آپ کو حکم ہے۔ ورنہ وہ کہہ سکتے تھے کہ یہ خواب کی بات ہے اس کی تعبیر ہو سکتی ہے۔ مگر نہیں۔ کہا پھر کر ہی لیجئے۔

غرض باپ بیٹے نے فرمانبرداری دکھائی کہ کوئی عزت کوئی آرام کوئی دولت اور کوئی امید باقی نہ رکھی۔ یہ آج ہماری قربانیاں اسی پاک قربانی کا نمونہ ہیں۔ مگر دیکھو کہ اس میں اور ان میں کیا فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم اور آپ کے بیٹے کو کیا جزا دی اولاد میں ہزاروں بادشاہ اور انبیاء پیدا کئے وہ زمانہ عطا کیا جس کی انتہا نہیں۔ خلفاء ہوں تو وہ بھی ملت ابراہیمی میں۔ سارے نواب اور خلفاء الٰہی دین کے قیامت تک اسی گھرانے میں ہونے والے ہیں۔

پس قربانی کرتے ہو تو ابراہیمی قربانی کرو زبان سے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کہتے ہو تو رُوح بھی اس کے ساتھ متفق ہو۔ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتے ہو تو کر کے بھی دکھلاؤ۔

☆☆☆☆

طلباء کے لئے مفید معلومات :

ریئل اسٹیٹ میں ملازمت کے مواقع

بھارتیہ ریئل اسٹیٹ سیکٹر میں بڑی تعداد میں رہائشی اور کامرشیل تعمیراتی کاموں کو دیکھتے ہوئے اس میدان میں ہر سطح پر بڑی تعداد میں ہنرمند نوجوانوں کی زبردست مانگ ہے۔ عام طور پر لوگوں کو لگتا ہے کہ اس میں سب سے زیادہ مطالبہ سول انجینئرس (ڈپلومہ و ڈگری یافتہ دونوں) کی ہے لیکن اس کے علاوہ اور کئی طرح کے جاب ہیں جن کے لئے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ ان میں سے خاص درج ذیل ہیں:

لینڈ سرویئر، لیگل ایڈوائزر، آرکیٹیکٹ، ٹاؤن پلانر، اسٹرکچر انجینئر، سرویئر، الیکٹریکل انجینئر، سِول انجینئر، سپروائزر، کانٹریکٹر، ٹیکنیکل ورک، ویلڈنگ، پلمبر، کارپنٹر، فریم ورک سٹرکچر، الیکٹرک وائرنگ وغیرہ) سینٹیشن، سیکیورٹی، اسٹور مینجمنٹ، لیبر مینجمنٹ، فیسلٹی مینجمنٹ، ہارٹیکلچرنگ، لینڈ اسکیپنگ، وغیرہ۔

انجینئرنگ: کسی بھی زمین کو ڈیولپ کرنے اور اس پر مناسب تعمیر کرنے کے لئے کئی قسم کے انجینئرنگ سٹاف کی ضرورت ہوتی ہے۔ دراصل سارا تعمیری کام انہی کی دیکھ ریکھ میں ہوتا ہے۔ ان میں سِول انجینئرس کی بھرتی کی جاتی ہے۔ ان عہدوں پر بیچلر آف انجینئرنگ (بی ای) یا ڈپلومہ ہولڈرس کو رکھا جاتا ہے۔ ریئل اسٹیٹ کمپنیوں میں بی ای ڈگری یافتہ کو شروعات میں بیس سے پچیس ہزار روپے ہر ماہ اور ڈپلومہ ہولڈر کو آٹھ سے بارہ ہزار روپے ہر ماہ تنخواہ مل جاتی ہے۔ پروجیکٹ انجینئر اور پروجیکٹ ہیڈ کو علی الترتیب 30 سے 50 ہزار اور 70 ہزار سے ایک لاکھ روپے تک مل جاتے ہیں۔ بڑی اور معیاری کمپنیو میں اس سے بھی زیادہ روپیہ ملتا ہے۔

لینڈ سرویئر: کسی بھی ریئل اسٹیٹ یا ڈیولپر کمپنی میں یہ سب سے اہم شعبہ ہوتا ہے اس کا خاص کام زمین کا سودا کرنا ریٹ طے کرنا اس سے متعلق سبھی قسم کے کاغذات چیک کرنا قانونی کاروائی کو مکمل کرنا وغیرہ ہوتے ہیں۔ اس میدان میں کام کرنے والوں کو قانونی معاملات میں ماہر ہونا چاہئے۔ اس میں ایک غلطی لاکھوں کروڑوں کا نقصان کراسکتی ہے۔ یا پھر اس میدان کا ماہر اپنے بارگیننگ ہنر کمپنی کو لاکھوں کروڑوں کا فائدہ کراسکتا ہے۔ اس کے عوض کام کرنے والے کو بھاری تنخواہ ملتی ہے۔ ریئل اسٹیٹ میں کام کر رہی کئی بڑی کمپنیاں ان کو ہر کس کے ساتھ ایک کروڑ یا اس سے بھی زیادہ تک کا سالانہ پیکیج دیتی ہیں۔

اکاؤنٹس: بڑے پیمانے پر پیسے کا لین دین ہونے کی وجہ سے ریئل اسٹیٹ کمپنیوں میں شعبہ اکاؤنٹ کافی اہمیت رکھتا ہے۔ ان کمپنیوں میں سی اے اور بی کام کئے ہوئے لوگوں کو اکاؤنٹ ڈیپارٹمنٹ میں رکھا جاتا ہے۔ ریئل اسٹیٹ فیلڈ کا تجربہ رکھنے والوں کو اولیت دی جاتی ہے۔ نئے ملازم کو 7 سے 12 ہزار ماہانہ اور تجربہ کار کو 20 سے 25 ہزار ماہانہ تنخواہ ملتی ہے۔

مارکیٹنگ: جس طرح کسی بھی مینو فیکچر کو اپنا پروڈکٹ کنزیومر تک پہنچانے اور اس کو مشہور بنانے کے لئے مارکیٹنگ سٹاف کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح ایک بلڈر اور ڈیولپر کے لئے اس کا پروجیکٹ بھی ایک پروڈکٹ ہوتا ہے اسے زیادہ سے زیادہ قیمت پر بیچنے کے لئے مارکیٹنگ اگزیکیوٹیو کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے لئے عام طور پر ایم بی اے گریجویٹ کو رکھا جاتا ہے۔ چھوٹی کمپنیوں میں شروع میں 8 سے 10 ہزار اور بڑی کمپنیوں میں 15 سے 18 ہزار تک تنخواہ ملتی ہے۔ مینجر کے طور پر تجربہ کی بناء پر 25 سے 70 ہزار تک بھی تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے علاوہ دوسری سہولیات بھی دی جاتی ہیں۔ ☆

ملکی مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ 2007-08

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال 8-2007 کے لئے درج ذیل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

نائب صدر و مہتمم مال	مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب	مہتمم تربیت	مکرم عطاء اللہ صاحب نصرت
نائب صدر	مکرم عطاء الٰہی احسن غوری	مہتمم تربیت نومبائعین	مکرم ناصر محمود صاحب
نائب صدر	مکرم سی صلاح الدین	مہتمم صحت جسمانی	مکرم مصباح الدین صاحب نیر
معتمد	مکرم رفیق احمد صاحب بیگ	مہتمم مقامی	مکرم نور الدین صاحب ناصر
مہتمم اطفال	مکرم ڈاکٹر جاوید احمد لون	مہتمم امور طلباء	مکرم تسنیم احمد صاحب بٹ
مہتمم تجنید	مکرم ہدایت اللہ صاحب	محاسب	مکرم مامون رشید صاحب تبریز
مہتمم اشاعت	مکرم مقبول احمد صاحب گھنوکے	معاون صدر	مکرم کے طارق احمد احمد صاحب
مہتمم عمومی	مکرم حبیب احمد صاحب طارق	معاون صدر	مکرم طاہر احمد صاحب بیگ
مہتمم تعلیم	مکرم ایم ابوبکر صاحب	ایڈیشنل مہتمم تبلیغ	مکرم اظہر احمد خادم صاحب
مہتمم تبلیغ	مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب	ایڈیشنل مہتمم تعلیم	مکرم قمر الحق خان صاحب
مہتمم خدمت خلق	مکرم عبد الحسن صاحب	ایڈیشنل مہتمم مقامی	مکرم حافظ محمد اکبر صاحب
مہتمم تحریک جدید	مکرم سید عزیز صاحب	ایڈیشنل مہتمم خدمت خلق	مکرم ڈاکٹر کلیم شاہد صاحب
مہتمم وقار عمل	مکرم شیخ فرید صاحب	ایڈیشنل مہتمم اشاعت	مکرم لقمان قادر صاحب بھٹی
مہتمم صنعت وتجارت	مکرم سید اعجاز صاحب	ایڈیشنل مہتمم صحت جسمانی	مکرم ناصر وحید صاحب

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کے تیرہویں اور نومبائعات بھارت کے تیسرے سالانہ اجتماع کا انعقاد

☆حضور انور ایدہ اللہ کا روح پرور پیغام ☆خالص روحانی ماحول میں علمی ☆دینی اور ورزشی مقابلہ جات کا دلچسپ پروگرام ☆۱۶ صوبہ جات کی ۹۱ مجالس سے ۲۴۳ نمائندگان ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات اور نومبائعات مستورات کی شرکت

☆۳۵ نومبائعات ممبرات کی تقریب آمین

لجنہ اماء اللہ، ناصرات الاحمدیہ بھارت کو اپنا تیرہواں اور نومبائعات بھارت کو اپنا تیسرا سالانہ اجتماع ۲۳ تا ۲۵ اکتوبر قادیان کی مقدس بستی میں بمقام نصرت لائبریری منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اجتماع سے قبل اجتماع کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس میں اجتماع کے تمام کاموں کو مختلف شعبہ جات میں تقسیم کر کے منتظمات مقرر کر دی گئیں۔ تمام شعبہ جات کی منتظمات کے ساتھ نائبات اور معاونات نے مل کر محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ بھارت کی قیادت و نگرانی میں تمام کام احسن طریق پر انجام دیئے۔

اجتماع کے لئے بیت النصرت لائبریری کے صحن میں شامیانہ و رنگین بینرز لگا کر خوبصورت پنڈال بنایا گیا۔

پہلا دن پہلا اجلاس: پروگرام کے آغاز سے قبل ناصرات الاحمدیہ قادیان نے اجتماع گاہ میں مارچ پاسٹ کیا اور اس کے ساتھ ساتھ ترانہ ''آگے بڑھتے رہو دم بدم دوستو'' خوش الحانی سے پڑھا گیا۔

پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز صبح ٹھیک ساڑھے نو بجے محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ غوری سابق صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی زیر صدارت محترمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ چیمہ کی تلاوت قرآن مجید باترجمہ سے ہوا۔ عہد لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ بھارت کی قیادت میں دہرائے گئے۔ بعدۂ محترمہ امۃ الباسط بشریٰ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں'' خوش الحانی سے پیش کیا۔ ازاں بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ محترمہ صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب کے بعد دُعا کروائی۔ دعا کے بعد محترمہ امۃ الشافی رومی صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ بھارت نے رپورٹ سالانہ کارگزاری لجنہ بھارت اکتوبر ۲۰۰۶ء تا ستمبر ۲۰۰۷ء مختصراً پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد علمی مقابلہ حفظِ قرآن مجید لجنات اماء اللہ و نومبائعات بھارت ہوا۔ جس میں پرانی مجالس کی نومبائع ممبرات نے حصہ لیا۔ بعدۂ ناصرات قادیان معیار اوّل کی ایک ممبر عزیزہ شمائلہ کوثر نے تاریخ پارہ پیش کیا۔ بعدۂ مقابلہ نظم خوانی معیار دوئم ناصرات الاحمدیہ اور مقابلہ تقاریر معیار سوئم ناصرات الاحمدیہ، مقابلہ حفظِ قرآن مجید معیار سوئم ب ناصرات الاحمدیہ و نومبائعات بھارت ہوا۔ پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ٹھیک 3:00 بجے محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ سابق صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ کیرالہ کی زیر صدارت محترمہ امۃ الشافی رومی صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ سے ہوا۔ محترمہ امۃ الہادی شیریں صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظور کلام ''نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائیگا'' خوشی الحانی سے پیش کیا۔ بعدۂ مقابلہ حفظِ قرآن مجید معیار سوئم الف ناصرات الاحمدیہ و نومبائعات ہوا اور معیار سوئم قادیان کی ۵ ممبرات نے ترانہ خوش الحانی سے پیش کیا۔ مقابلہ نظم خوانی معیار اوّل ناصرات الاحمدیہ و نومبائعات بھارت کے بعد محترمہ امۃ النصیر بشریٰ صاحبہ سیکرٹری تبلیغ لجنہ بھارت نے بعنوان ''سیرت حضرت سیدہ امّ ناصر محمودہ بیگم صاحبہؓ'' تقریر کی نیز مقابلہ بیت بازی معیار اوّل ناصرات الاحمدیہ بھارت کے بعد درس القرآن مجید (بعنوان اطاعتِ نظام) مکرم و محترم مولانا منیر احمد خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن وقفِ عارضی نے دیا۔ اور صدارتی خطاب کے ساتھ پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

شبینہ اجلاس: شبینہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز بعد نماز مغرب و عشاء ٹھیک ساڑھے سات بجے محترمہ مبارکہ سلیم صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ کرناٹک زون نمبر ۲ کی زیر صدارت محترمہ طیبہ صدیقہ ملک صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید باترجمہ سے ہوا۔ محترمہ عائشہ نورین صاحبہ آف قادیان نے منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد مقابلہ تقاریر معیار دوئم ناصرات الاحمدیہ و نومبائعات ہوا۔ عزیزہ انیقہ باجوہ قادیان نے تاریخ پارہ پیش کیا۔ مقابلہ نظم خوانی لجنہ اماء اللہ نومبائعات کے بعد مقابلہ نظم خوانی معیار سوئم الف ناصرات الاحمدیہ و نومبائعات کے بعد عزیزہ عارفہ سلطانہ صاحبہ قادیان نے تاریخ پارہ پڑھ کر سنایا۔ بقیہ پروگرام محترمہ صدیقہ آفتاب صاحبہ نائب صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش کی زیر صدارت ہوئے۔ مقابلہ تقاریر معیار اوّل و دوئم لجنہ اماء اللہ و نومبائعات، مقابلہ فی البدیہہ تقاریر معیار اوّل ناصرات کے بعد صدارتی خطاب کے ساتھ دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔ دوسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز پارک خواتین (بہشتی مقبرہ قادیان) میں محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ سیکرٹری خدمت خلق لجنہ بھارت کی زیر صدارت محترمہ روحی احسن صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید باترجمہ سے ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام عزیزہ مژدہ مجید صاحبہ نے خوش الحانی سے پیش کیا۔ بعدۂ لجنہ و ناصرات کے دلچسپ ورزشی مقابلہ جات ہوئے اور پوزیشن لینے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دوسرے دن کے شبینہ کی کاروائی کا آغاز ٹھیک ساڑھے سات بجے محترمہ شمیم بیگم صاحبہ سوز سابق سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ بھارت کی زیر صدارت محترمہ نادیہ صدف صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم باترجمہ سے ہوا۔ محترمہ ساجدہ تنویر صاحبہ نے منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ بعدۂ مقابلہ بیت بازی لجنہ اماء اللہ و مقابلہ فی البدیہہ تقاریر لجنہ اماء اللہ بھارت ہوا۔

تیسرا دن مورخہ ۲۵/ اکتوبر: تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی کاروائی کا آغاز صبح ساڑھے نو بجے محترمہ عائشہ شیراز صاحبہ سابق صوبائی صدر لجنہ تامل ناڈو کی زیر صدارت محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ سے ہوا۔ محترمہ فیاضہ نعیم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ ازاں بعد مقابلہ تقاریر معیار اوّل ناصرات الاحمدیہ مقابلہ، ذہنی آزمائش لجنہ اماء اللہ معیار دوئم ناصرات الاحمدیہ ہوا جبکہ مکرمہ فہیم النساء صاحبہ آف یادگیر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ مقابلہ بیت بازی معیار دوئم ناصرات الاحمدیہ کے بعد مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے درس الحدیث دیا۔ آپ نے اپنے درس میں نماز کی اہمیت و برکت پر روشنی ڈالتے ہوئے ذکر الٰہی، عبادت اور نوافل کی طرف توجہ دلائی۔ بعدۂ معیار اوّل ناصرات الاحمدیہ قادیان کی ۷ ممبرات نے ترانہ خوش الحانی سے پیش کیا۔ مقابلہ ذہنی آزمائش معیار اوّل ناصرات الاحمدیہ، مقابلہ نظم خوانی معیار سوئم ب و نومبائعات ناصرات الاحمدیہ کے بعد صدارتی خطاب ہوا۔ دوسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز نماز ظہر و عصر محترمہ شیریں بشارت صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ تامل ناڈو نورتھ زون کی زیر صدارت محترمہ امۃ البصیر طوبیٰ صاحبہ آف قادیان کی تلاوت قرآن مجید باترجمہ سے ہوا۔ محترمہ امۃ الہادی صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ بعدۂ مقابلہ حفظ قرآن مجید معیار دوئم ناصرات الاحمدیہ و نومبائعات، مقابلہ تقاریر معیار سوئم ب ناصرات الاحمدیہ ہوا اور معیار دوئم ناصرات قادیان کی ۷ ممبرات نے ترانہ ''یوں تو دنیا میں گلستاں ہیں اور جابجا'' خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ عافیہ نعمان قادیان نے تاریخ پارہ پڑھ کر سنایا۔ صدارتی خطاب کے بعد بقیہ پروگرام کی صدارت محترمہ شیریں باسط صاحبہ سابق صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ اڑیسہ نے کی۔ مقابلہ بیت بازی معیار سوئم ب ناصرات الاحمدیہ کے بعد مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے نظام وصیت کی اہمیت و برکات پر تربیتی تقریر کی۔ آنمحترم نے نظام وصیت اور نظام خلافت کی تشریح کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے اُن انعامات کا ذکر کیا جو نظام وصیت میں شامل ہونے والوں پر ہوتے ہیں۔

تقریب آمین: اس موقعہ پر مضافات سے آئی ہوئی ۳۵ نومبائعات ممبرات کی آمین کی تقریب بھی منعقد کی گئی۔ الحمد للہ۔ صدارتی خطاب کے ساتھ تیسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

شبینہ اجلاس کی کاروائی کا آغاز بعد نماز مغرب و عشاء ساڑھے سات بجے محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی زیر صدارت محترمہ ھبۃ الشکور عالیہ صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید باترجمہ سے ہوا۔ محترمہ طاہرہ شازیہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن'' خوش الحانی سے پیش کیا۔ محترمہ صدر اجلاس صاحبہ نے پوزیشن لینے والی ممبرات لجنہ و ناصرات اور مجالس میں انعامات تقسیم کئے۔ تقسیم انعامات کے بعد لجنہ اماء اللہ قادیان کی ۵ ممبرات نے ترانہ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ محترمہ صدر اجلاس صاحبہ نے اپنے خطاب میں اجتماع منعقد کرنے کی غرض و غایت، خدمت دین کی برکات، اولاد کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کے تعلق سے حضرت چھوٹی آپا جان صاحبہ کا پیغام جو سب سے پہلے مرکزی اجتماع کے موقع پر موصول ہوا تھا پڑھ کر سنایا۔ اس کے علاوہ شرک سے اجتناب، نئے آنے والوں کی اصلاح نیز پابندی نماز کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطاب میں سے چند اقتباس پڑھ کر سنائے۔ آخر پر آنمحترمہ نے پوزیشن لینے والی تمام ممبرات لجنہ و ناصرات اور مجالس کو مبارک باد دیتے ہوئے اپنے معیار کو ہمیشہ آگے بڑھانے کی طرف توجہ دلائی اور تمام تعاون دینے والوں کا شکریہ ادا کیا۔

لجنہ و ناصرات کے عہد دہرانے کے بعد محترمہ صدر اجلاس صاحبہ نے اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد اجتماع گاہ نعرہ ہائے تکبیر کی بلند آوازوں سے گونج اُٹھا اور اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

بفضلہٖ تعالیٰ تینوں دن کی حاضری ۹۹۲ رہی۔ جس میں غیر مسلم اسکول کی ہیڈ مسٹریس اور تین ٹیچرس نے بھی شرکت کی اور اجتماع کے پروگرام دیکھ کر خوشنودی کا اظہار کیا۔ قادیان کے علاوہ درج ذیل ۱۶ صوبہ جات کی ۹۱ مجالس سے کل ۲۴۳ نمائندگان لجنہ و ناصرات اور نومبائعات لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ نے شرکت کی۔

نمائندگی کرنے والی مجالس: پرانی مجالس میں کرونا گاپلی، حیدرآباد، یادگیر، دہلی، شیموگہ، بانسرہ، کالیکٹ، الالنور، جھانسی، کیرہ، چنئی، راجوری، منارگھاٹ، کڈلائی، برہ پورہ، خانور ملکی، پونچھ، عثمان آباد، امروہہ، شاہ پور، تیمار پور، کانپور، بھدرواہ، آسنور، چنتہ کنٹہ، اٹارسی، مسکرا، مرشد آباد، پتھہ پریم، بلاری، ڈائمنڈ ہاربر، کشن گڑھ، اتراکھنڈ، گیا، بھونیشور، انیٹہ، چیلاکرہ، سملیہ، ہوشیارپور، نومبائعات مجالس، گھڑکا

ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ جو احمدی عورتیں ہیں، ان کو بہت اعلیٰ مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پس ہمیشہ اس مقصد کو سمجھنے کی کوشش کریں

آئندہ جماعت کی ترقی میں احمدی عورت کا بہت بڑا کردار ہے۔ پس اگر آپ اپنے اس مقام کو سمجھ جائیں گی تو اپنے آپ کو بھی بچانے والی ہوں گی اور اپنی نسلوں کی حفاظت کا بھی حق ادا کرنے والی ہوں گی۔ اگر ایک عام عورت کی طرح دنیاداری کے دھندوں میں پڑی رہیں گی تو آپ کی کچھ بھی حیثیت نہیں ہوگی

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرا الاحمدیہ بھارت منعقدہ اکتوبر ۲۰۰۷ء کے موقعہ پر موصولہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور

پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لندن نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

18-10-07 خدا کے فضل و رحم کے ساتھ

ھوالنـــــــــاصر

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

لجنہ اور ناصرات بھارت کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے مجھے پیغام بھجوانے کے لئے لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور آپ سب کو اس بابرکت روحانی اجتماع سے بھرپور استفادہ کی توفیق دے۔ اس موقعہ پر میں آپ کو آپ کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ جو احمدی عورتیں ہیں، ان کو بہت اعلیٰ مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پس ہمیشہ اس مقصد کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ آپ پر جہاں اپنے ہر عمل کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دینے اور اسلام کی ترقی کی خاطر ہر قسم کی قربانی کی ذمہ داری ہے وہاں آئندہ نسلوں کو سنبھالنے اور ان میں بھی یہ روح پھونکنے کی ذمہ داری ہے کہ پیدائش کا اصل مقصد اپنے خدا کی پہچان کرنا اور اس کی عبادت کرنا اور اس کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ پھر آپ پر یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے مردوں کو اسلامی احکام کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی طرف توجہ دلائیں۔ مردوں پر یہ واضح ہونا چاہئے کہ ہماری عورتیں ہماری ہر بات برداشت کرسکتی ہیں لیکن اسلامی تعلیم کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کریں گی۔ مردوں میں یہ احساس شدت سے پیدا کروادیں کہ ہم عورتیں وہ ہیں جو اسلام کی عظمت کو دنیا پر قائم کرنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہیں اور اگر تم لوگ بھی اسی عظمت کو قائم کرنے کے لئے اپنی زندگیوں میں نقلاب پیدا نہیں کرتے تو ہمارے تمہارے راستے جدا ہیں۔ مجھے امید ہے جب اسی روح اور جذبے سے آپ اللہ کے دین کی خدمت کے لئے کھڑی ہو جائیں گی اور اپنے مردوں اور آئندہ نسلوں میں بھی یہ روح پھونک دیں گی تو وہ دن دور نہیں جب ہم تمام دنیا میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہراتا دیکھیں گے۔ تمام دنیا میں توحید کو قائم ہوتا دیکھیں گے۔

پس اپنے آپ کو کم نظر سے نہ دیکھیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی ایک رؤیا سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آئندہ جماعت کی ترقی میں احمدی عورت کا بہت بڑا کردار ہے۔ پس اگر آپ اپنے اس مقام کو سمجھ جائیں گی تو اپنے آپ کو بھی بچانے والی ہوں گی اور اپنی نسلوں کی حفاظت کا بھی حق ادا کرنے والی ہوں گی۔ اگر ایک عام عورت کی طرح دنیاداری کے دھندوں میں پڑی رہیں گی تو آپ کی کچھ بھی حیثیت نہیں ہوگی۔

ہمیشہ یاد رکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا غلبہ تمام دنیا پر ہونا ہے۔ آپ خوش قسمت ہوں گی اگر اس غلبہ حصہ دار بن جائیں گی ورنہ یاد رکھیں بعض نئی شامل ہونے والی قوموں کی عورتیں بڑی تیزی سے اخلاص و وفا میں ترقی کرتے ہوئے آگے بڑھ رہی ہیں۔ آپ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس علاقے کی لجنہ بننے کا اعزاز بخشا ہے جہاں اللہ کے مسیح و مہدی نے دعویٰ کیا تھا۔ اس لئے اپنے اس اعزاز کو کبھی ہاتھ سے نہیں کھونا اور فاستبقوا الخیرات کی دوڑ میں کسی کو آگے نہیں بڑھنے دینا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین

خلافت جوبلی کے سو سال پورے ہونے اور خلافت کی نئی صدی کے استقبال کے لئے بھی اپنے منصوبوں کے حصول میں سب سے اوّل دعاؤں، اخلاص اور وفا کو سامنے رکھیں۔ جس کے مقابلے پر سب باتیں ہیچ ہیں۔ اس سے آپ خلافت احمدیہ کی حفاظت کی ذمہ داری نبھا سکتی ہیں اور اس انعام سے فیضیاب ہوسکتی ہیں۔ اپنے ایمانوں کو جلا بخش سکتی ہیں۔ پس اس حبل اللہ کی حفاظت ہی آپ کی اور آپ کی نسلوں کی حفاظت کی ضمانت ہے۔ اس لئے خلافت سے وفا، خلوص اور اطاعت کا تعلق ہمیشہ بڑھاتی چلی جائیں اور ہر نصیحت اور ہدایت جو خلافت سے ملتی ہے، اس پر مکمل طور پر کاربند ہونے کی کوشش کریں۔

۲۰۰۸ء میں خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی منائی جارہی ہے۔ اس کے لئے میں اپنے خطبات میں دعاؤں اور عبادات کا جو روحانی پروگرام جماعت کو دے چکا ہوں، اس پر عمل کریں۔ باقاعدگی سے وہ دعائیں کرتی رہیں اور عبادات بھی جن کے بجالانے کے لئے میں نے کہا ہے تاکہ ہم سب مل کر اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کو پورا ہوتا دیکھ سکیں جو غلبہ اسلام سے متعلق مومنین کی جماعت سے کئے گئے ہیں اور کُل عالم کو ایک ہاتھ پر جمع ہوتے ہوئے ایک جنت نظیر معاشرے کا قیام اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرسکیں۔

پس میں دوبارہ کہتا ہوں کہ آپ سب عورتیں اور بچیاں جو یہاں جمع ہیں پرانی احمدی ہیں یا نومبائع، یہ یاد رکھیں کہ سب برکتیں خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ آپ جس قدر اپنا تعلق خلیفۂ وقت کے ساتھ مضبوط بنائیں گی۔ اس کے حکموں کی اطاعت کریں گی۔ اس کی باتوں پر عمل کریں گی اسی قدر برکات کی وارث ٹھہریں گی۔ اسلئے خود بھی خلافت کے ساتھ چمٹی رہیں اور اپنی اولادوں کو بھی اسی بات کی نصیحت کرتی چلی جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی عطا فرمائے رکھے۔ آمین

والسلام خاکسار

(دستخط)

مرزا مسرور احمد

(خلیفۃ المسیح الخامس)

تھراج، مرلی پورہ، دہرادون، فرید آباد، بھوا، نین ماچھی، بانو چھاپر، پلواما، پورنیا، فتح آباد، بھیرا، جمنا نگر، نون، کوٹرا کورس، سدھانہ، تریپور، تروچی، پنڈوتی، کنگا، جنک پور، رام مام، سمین، مہرو، پیانیہ، گدلی، نکودر، جیند، ننگل، مانسا، پنج گرام، کنگ، ابلو، اندور، موگا، دودھا، ملّن، ریڑواں، دھرم شالہ، اونہ، بوسل، بٹالہ، کھرودی، پانی پت، منڈی، سسول، روپڑ، نور پور، درگیہ، ایرلہ، ٹھٹھا۔

مہمان مستورات کے قیام و طعام کا انتظام لجنہ اماء اللہ کے تحت نصرت گرلز اسکول میں کیا گیا تھا۔ کچھ مستورات مکان اُمّ طاہر اور دیگر گھروں میں بھی ٹھہری تھیں۔ مہمان مستورات کو کھانا کھلانے میں مکرمہ امۃ القدوس فضل صاحبہ منتظمہ قیام گاہ کے ساتھ ممبرات نے احسن رنگ میں ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔

مجلس شوریٰ: اجتماع کے دوسرے روز شبینہ اجلاس کے بعد ٹھیک نو بجے مجلس عاملہ نمائندگان بھارت کی مجلس شوریٰ ہوئی۔ جس میں حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور کی زیر صدارت صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کے انتخاب کی کاروائی عمل میں آئی۔ اس کے علاوہ محترمہ صدر صاحب لجنہ بھارت کی زیر صدارت بجٹ ۰۸-۲۰۰۷ء پیش کیا گیا۔

نمائش: اجتماع کے تینوں دن بیت النصرت لائبریری کے حال میں قادیان کے حلقہ جات کی طرف سے دستکاری کی نمائش لگائی گئی۔ نمائش کا افتتاح اجتماع کے پہلے روز ٹھیک بارہ بجے ہوا۔

اجتماع کے تینوں دن اجتماع گاہ میں نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء باجماعت پڑھائی جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہترین نتائج پیدا کرے اور ہمیں اس روحانی اجتماع برکات سے مستفید فرمائے۔ (آمین)

(امۃ الحکیم، امۃ العزیز، شمیم اختر گیانی قادیان)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Phone No (S) 01872-224074

(M) 98147-58900

E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وصایا:

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو اپنی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو اس کی اطلاع کرے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:16651 میں محمد عارف اللہ ولد مکرم محمد ظفر اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لانگ فورڈ ٹاؤن ڈاکخانہ شانتی نگر ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 16.7.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.7.06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد — العبد: محمد عارف اللہ — گواہ: طارق احمد گلبرگی

وصیت نمبر:16652 میں سارہ کویا زوجہ کے پی کویا قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال تاریخ بیعت 1993ء ساکن کوچین فورٹ کوچین ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 16.7.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 6 گرام سونا بذمہ خاوند 22 کیریٹ۔ کان کی بالیاں ایک جوڑی 6 گرام۔ انگوٹھی ایک عدد دو گرام۔ ہار ایک عدد 8 گرام۔ کل 40 گرام 22 کیریٹ جس کی موجودہ قیمت 28000 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی محمد منزل — الامۃ: سارہ کویا — گواہ: کے پی کویا

وصیت نمبر:16653 میں شیخ ناصر احمد ابن شیخ فاروق قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17.7.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3364 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مولوی حلیم احمد — العبد: شیخ ناصر احمد — گواہ: شیخ مامون

وصیت نمبر:16654 میں ایم میمونہ بیوہ سی ایچ عبدالرحمٰن مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 49 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2.6.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی ہار 18 گرام اور طلائی بالیاں 2 گرام کل بیس گرام جس کی موجودہ قیمت 18000 ہزار روپے ہے۔ میں اپنا حق مہر جو کہ ایک صد روپیہ ہے لے چکی ہوں۔ میرا گذارہ آمد از پینشن شوہر 1168 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی ایچ محمد صالح — الامۃ: ایم میمونہ — گواہ: پی عبدالناصر

وصیت نمبر:16655 میں وسیم احمد شریف ولد مکرم عبدالحمید شریف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن آزاد روڈ ڈاکخانہ ساگر ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22.6.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ندیم احمد شریف — العبد: وسیم احمد شریف — گواہ: محمد انور احمد

وصیت نمبر:16656 میں شیخ عبدالرحمٰن ولد شیخ عبدالحلیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5.8.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم اگست 2006 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد طاہر غالب — العبد: شیخ عبدالرحمٰن — گواہ: ارشد علی صدیقی

وصیت نمبر:16657 میں رضوان احمد کاٹھات معلم وقف جدید ولد ظفر کاٹھات قوم احمدی مسلمان پیشہ خدمت سلسلہ عمر 21 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن تاج پورہ راجستھان ڈاکخانہ برائیہ خورد ضلع پالی صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.6.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2802 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم جون 2006 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انعام الحق قریشی — العبد: رضوان احمد کاٹھات — گواہ: سکندر خان کاٹھات

وصیت نمبر:16658 میں محمد انور حسین معلم ولد محمد اشوک علی قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن نزار بھیٹا ڈاکخانہ نزار بھیٹا ضلع بون گائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9.7.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے والد صاحب حیات سے ہیں جائیداد ان کے نام ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3310 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم جون 2006 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد حسن علی — العبد: محمد انور حسین معلم — گواہ: سید شکر اللہ مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:16659 میں یاسمین فرزانہ زوجہ داؤد احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن گڑگاؤں ضلع گڑگاؤں صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.7.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پازیب نقرئی ایک عدد۔ ہار ایک عدد طلائی 15 گرام۔ ہار ایک عدد طلائی 15 گرام۔ بالی ایک جوڑی طلائی 15 گرام۔ ایک عدد مانگ کا ٹیکہ طلائی 5 گرام۔ 2 عدد انگوٹھی طلائی 5 گرام۔ کل 55 گرام (22 کیریٹ) قیمت زیورات طلائی 44000 روپے۔ قیمت زیور نقرئی۔ 3000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند 35000 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ 3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: داؤد احمد — الامۃ: یاسمین فرزانہ — گواہ: سرور رضا

وصیت نمبر:16660 میں لمۃ النور زوجہ مکرم محمد راشد عارف قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ

داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.7.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 2500 روپے۔ چین طلائی 18.300 گرام قیمت 17568 روپے۔ انگوٹھی طلائی 3.900 گرام قیمت 3944 روپے۔ بالیاں 5.630 گرام 5404 روپے۔ زمین 4 مرلے منگل باغبانہ قیمت اندازاً 25000 روپے۔

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد راشد عارف الامۃ: لمۃ النور گواہ: انوار احمد عادل

وصیت نمبر: 16661 میں محمد راشد عارف ولد مکرم محمد صادق عارف درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازم صدر انجمن احمدیہ تاریخ پیدائش 10.6.1965 پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.8.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3135 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالباسط فضل العبد: محمد راشد عارف گواہ: راشد حسین

وصیت نمبر: 16662 میں سی کے حنیف ولد سی کے سیدی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن وانیم بالم ڈاکخانہ وانیم بالم ضلع ملاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.7.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ جائیداد یہ ہے مکان مع زمین 8 سینٹ قیمت اندازاً 100000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان نصیر العبد: سی کے حنیف گواہ: کے صدیق

وصیت نمبر: 16663 میں لمۃ العلیم زوجہ محمد اظہر خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.2.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد درج ذیل ہے۔ 2 عدد کڑے۔ 4 عدد چوڑیاں۔ ایک عدد سیٹ۔ 2 عدد لاکٹ سیٹ۔ 2 عدد چین۔ ایک جوڑی بالی 5 عدد انگوٹھیاں کل وزن 187 گرام۔ ایک عدد چاندی سیٹ وزن 43 گرام۔ کل مالیت 2475 یورو۔ حق مہر 3000 یورو بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 80 یورو ماہانہ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت کیم اگست 2006 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نعیم احمد العبد: محمد راشد عارف گواہ: راشد حسین

وصیت نمبر: 16664 میں مبشر کوثر ولد محمد حمید کوثر قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 14.2.1981 پیدائشی احمدی ساکن الفرڈ میسل ۔ جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.2.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 400 یورو ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نعیم احمد رانا العبد: مبشر کوثر گواہ: مازن عقلہ

وصیت نمبر: 16665 میں صدف عامر زوجہ حفیظ عامر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 6.7.80 پیدائشی احمدی ۔ ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.2.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 3 عدد گلے کے ہار 6 عدد کانوں کے کانٹے 5 عدد انگوٹھیاں 1 عدد ناک کی پن کل وزن 90 گرام۔ قیمت اندازاً 990 یورو۔ حق مہر 5112 یورو بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 80 یورو ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حفیظ عامر الامۃ: صدف عامر گواہ: اسد علی

وصیت نمبر: 16666 میں شبانہ مجیب زوجہ عطاء المجیب لون قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ کیم مارچ 2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ مہر بذمہ خاوند 36000 روپے۔ 3 عدد ہار طلائی وزن 58.64 گرام۔ 2 عدد کنگن 21.25 گرام۔ 3 عدد جھمکے 32.63 گرام۔ 2 عدد چین 42.26 گرام۔ 14 عدد انگوٹھیاں 52.84 گرام۔ 1 عدد بریسلیٹ 8.86 گرام۔ 6 عدد پونڈ 60.00 گرام (22 کیریٹ) قیمت اندازاً 162000 روپے۔ 1 عدد ہار چاندی کا اور 1 عدد جھمکا ہر دو کا وزن 20 گرام قیمت 600 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 800 روپے ہے۔ (یہ جیب خرچ خاکسارہ کو والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے۔)

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عطاء المجیب لون الامۃ: شبانہ مجیب گواہ: مسعود احمد ڈار

وصیت نمبر: 16667 میں مجیدہ خاتون زوجہ جمیل احمد فانی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال تاریخ بیعت 1987 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.1.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ مہر بذمہ خاوند 4000 روپے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی کان کی بالی اور ایک جوڑی چوڑی وزن پانچ پانچ گرام۔ چاندی 25 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رقیب الاسلام الامۃ: مجیدہ خاتون گواہ: جمیل احمد فانی

وصیت نمبر: 16668 میں سکینہ زوجہ سید عبدالرحمٰن مولا کویا تنگل قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 17.7.2005 ساکن پڑکولم منجیری ڈاکخانہ نزد کرہ ضلع ملہ پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.6.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے البتہ ایک لاکھ پانچ ہزار روپے شوہر کے پاس ہے جو انہوں نے بطور قرض لیا ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید عبدالرحمٰن مولا کویا تنگل الامۃ: سکینہ گواہ: پی عبدالناصر

سمندری طوفان سے بنگلہ دیش میں
425 افراد ہلاک اور ہزاروں زخمی

بنگلہ دیش کے ساحلی اضلاع میں 15 نومبر کو بھاری سمندری طوفان آیا جس میں کم سے کم 425 لوگ ہلاک اور ہزاروں زخمی ہوئے ہیں۔ اس طوفان سے ملک میں بھاری تباہی ہوئی ہے۔ بچاؤ کرنے والی پارٹیوں نے کہا ہے کہ جب 13 ساحلی اضلاع کی ساری تصویر سامنے آجائے گی تو مرنے والوں کی تعداد زیادہ بھی ہوسکتی ہے۔ زیادہ تر موتیں مکان اور درخت کے گرنے سے ہوئیں۔ ہزاروں مکانات گر گئے ہیں۔ درخت اکھڑ گئے اور کھڑی فصلیں تباہ ہوگئیں۔ خلیج بنگالہ میں قریب ایک سو مچھلیاں پکڑنے والی کشتیاں کنارے پر واپس نہیں آسکیں حالانکہ انہیں ریڈیو پر بار بار طوفان کی وارننگ دی گئی تھی۔ کوکس بازار میں ماہی گیروں کو وارننگ دی گئی لیکن وہ ساحل پر واپس نہیں آئے۔ مچھلیاں پکڑنے والی سینکڑوں کشتیاں بھی طوفان کی زد میں آگئیں اور طوفان سے بجلی کے کھمبے گر گئے۔

محفوظ سرنج سے
13 لاکھ اموات کو ٹالا جاسکتا ہے

اگر محفوظ سرنج استعمال کئے جائیں تو ہر سال 13 لاکھ اموات کو روکا جاسکتا ہے۔ خصوصاً غریب ممالک میں جہاں 40 فیصد انفیکشن، انجکشن کی سوئیوں کو جراثیم کش کئے بغیر دوبارہ استعمال کرنے سے ہوتے ہیں۔ عالمی صحت تنظیم نے کہا ہے کہ ہیپاٹائٹس سی کے 20 لاکھ معاملات غیر محفوظ انجکشنوں اور سوئی کے زخم کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ ڈبلیو ایچ او کا اندازہ ہے کہ ہر سال 6 ارب انجکشن آلودہ سوئیوں سے لگائے جاتے ہیں۔ کئی ممالک محفوظ سرنج استعمال کرنے کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ ایک سرنج پر 15 امریکی سینٹ کی لاگت آتی ہے جبکہ عام سرنج کی قیمت 3 سینٹ ہوتی ہے۔ ترقی پذیر ممالک کو نئی ٹیکنالوجی مہیا کرانے کی ضرورت ہے جہاں انجکشن کے زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں اور انفیکشن کا خطرہ بھی زیادہ ہے۔

اب ہوائی جہاز میں بھی
موبائل فون استعمال کیا جاسکے گا

ایئر لائن کے مسافر آئندہ چند ماہ کے اندر طیارے میں موبائل فون استعمال کرسکیں گے۔ انڈسٹری سیفٹی ریگولیٹر نے ہمیشہ کیلئے طیارے میں فون کے استعمال کی پابندی لگائی تھی۔ کیونکہ خدشہ تھا کہ سگنل طیارے کے الیکٹرانک اور کمیونیکیشن سسٹم میں مداخلت کرسکتے ہیں۔ لیکن اب نئی ٹیکنالوجی لائی گئی ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ پرواز کے دوران موبائل سیفٹی ہینڈسیٹ سے کالیں کی جاسکیں گی۔ رین ایئر نے گذشتہ دنوں آزمائشی تجربات شروع کردیئے ہیں تاکہ ثابت کیا جاسکے کہ 737 طیاروں میں مختصر فاصلہ پر لاکھوں مسافر فون استعمال کرسکتے ہیں یا نہیں اگر کامیابی ہوئی تو کئی دوسرے طیارے فون کے استعمال کی اجازت دے دیں گے اور یہ سلسلہ آئندہ سال دسمبر سے شروع ہوجائے گا۔ ایئر فرانس پہلی ایئر لائن ہوسکتی ہے۔ اس ٹیکنالوجی کی یورپی ایوی ایشن سے منظوری حاصل کرنا ہوگی اگر منظوری ہوگئی تو موبائل فون 10 ہزار فٹ سے زیادہ کی بلندی پر استعمال کئے جاسکیں گے۔

مسلمان حکمران بڑی بے دردی سے
اپنی دولت مغرب کو دے رہے ہیں

لائبریری آف کانگریس کی ریسرچ سروس نے ایک سالانہ رپورٹ تیار کی ہے۔ اس رپورٹ کا نام ''روایتی ہتھیاروں کی ترقی پذیر ممالک کو منتقلی'' ہے اس رپورٹ کے مطابق 2006ء میں پاکستان نے پانچ ارب دس کروڑ ڈالر کا اسلحہ خریدنے کے معاہدے کئے۔ اس طرح وہ اسلحہ خریدنے والے ترقی پذیر ممالک میں پہلے نمبر پر تھا۔ بھارت دو ارب پچاس کروڑ ڈالر اور سعودی عرب تین ارب بیس کروڑ ڈالر کے سودوں کے ساتھ بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر رہے۔ پاکستان نے زیادہ تر اسلحہ امریکہ (یو ایس اے) سے خریدا جس میں سرفہرست ایک ارب چالیس کروڑ ڈالر کی C36 اور F16 لڑاکا طیاروں کی خریدتھی اس کے علاوہ 89 کروڑ ڈالر کی مالیت سے پرانے F16 کو جدید اسلحہ سے لیس کرنے اور 64 کروڑ ڈالر کے میزائل اور بم خریدنے کے لئے تھے۔ اسلحے کی صنعت پر بڑی بڑی ملٹی نیشنل کمپنیوں کا قبضہ ہے۔ ان کمپنیوں میں اکثر امریکی کمپنیاں ہیں۔ اس طرح امریکہ ہی دنیا کے اسلحے کی تجارت کا سب سے بڑا برآمد کنندہ ہے۔ اسلحے کی تجارت کا چالیس فیصد امریکہ کے کنٹرول میں ہے۔ اس اسلحے کے خریدار تیسری دنیا کے ممالک ہیں یہ ممالک اسلحہ خریدتے ہیں اور پھر آپس میں لڑتے ہیں۔

ہندوستان اور پاکستان آج دنیا کے دس بڑے اسلحہ کے خریداروں میں شامل ہیں۔ اس موضوع پر حال ہی میں ایک تحقیقاتی رپورٹ شائع ہوئی تھی جسے پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان ممالک کے حکمران بے دردی کے ساتھ اپنی دولت مغربی ملکوں کو دے رہے ہیں۔ 2006ء میں سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، کویت، قطر وغیرہ نے 300 ارب ڈالر کا تیل فروخت کیا۔ اس رقم میں سے 100 ارب ڈالر کا اسلحہ خریدا گیا۔ سعودی عرب تقریباً ہر سال 2 ارب ڈالر کا اسلحہ خریدتا ہے یہ رقم امریکی ملٹی نیشنل کمپنی جنرل ڈائنامکس کے خزانے میں چلی جاتی ہے۔ 1991ء میں کویت انسانی تاریخ کا واحد ملک تھا جس نے اپنی کل آمدنی سے بھی زیادہ رقم فوجی مقاصد پر خرچ کی۔ بیس سال قبل دنیا کے اسلحہ کے مارکیٹ سے آدھا اسلحہ سعودی عرب، عراق اور ایران خریدتے تھے۔ اس سال ابھی جو ''سنی اتحاد'' مشرق وسطیٰ میں بنایا گیا ہے جس میں جی سی سی کے ممالک مصر اور اردن شامل ہیں اس اتحاد کے ممالک نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ایک کھرب ڈالر کا اسلحہ خریدیں گے۔

اقوام متحدہ میں دنیا بھر میں موت کی
سزا معطل کرنے کی قرارداد منظور

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی کمیٹی نے دنیا بھر میں موت کی سزا معطل کرنے کی قرارداد منظور کرلی ہے۔ تاہم رکن ممالک اس پر عمل کرنے کے پابند نہیں ہونگے۔ جنرل اسمبلی کی کمیٹی میں رائے شماری کے دوران ننانوے ممالک نے موت کی سزا معطل کرنے کے حق میں ووٹ دیئے۔ باون ممالک نے مخالفت کی اور تینتیس ممالک نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ رائے شماری کا محرک اٹلی تھا۔ موت کی سزا معطل کرنے کی مخالفت کرنے والے کئی ممالک نے قرار داد میں ترامیم پیش کیں جو سب کی سب مسترد کردی گئیں۔ امریکہ ان ملکوں میں شامل ہے جنہوں نے اس اقدام کی مخالفت میں ووٹ دیا ہے۔ سنگاپور کے نمائندے کا کہنا ہے کہ یورپی ممالک اپنی اقدار باقی دنیا پر مسلط کرنے کی کوشش کررہے ہیں انہوں نے کہا کہ کسی کو سزا دینے کے قانون کا معاملہ ممالک پر چھوڑ دینا چاہئے کہ وہ خود اس بارے میں کوئی فیصلہ کریں۔

جوڑوں کے درد کے متعلق
سائنسدانوں کی نئی تحقیق

ایک نئی تحقیق کے مطابق کمر اور جوڑوں کے درد میں مبتلا افراد کو کام میں زیادہ سے زیادہ معروف رہنا چاہئے۔ برطانوی ادارے ورک فاؤنڈیشن کا کہنا ہے کہ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ کام کرنے سے پٹھوں اور ہڈیوں کی بیماریوں سے جلد نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ ماہرین اس تحقیق سے اتفاق کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی ان کا کہنا ہے کہ اس کا دارو مدار کسی بھی شخص کی کام کی نوعیت پر بھی ہے اگر ایک انسان سخت نوعیت کا کام کرتا ہے تو ایسی صورت میں کام کرنے سے اسے مزید نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ورک فاؤنڈیشن کے مطابق برطانیہ میں چار لاکھ افراد جوڑوں کے درد میں مبتلا ہیں جن میں سے ایک تہائی افراد علاج کے پانچ سال کے اندر کام کرنا بند کردیتے ہیں۔ ورک فاؤنڈیشن کا کہنا ہے کہ ان بیماریوں میں مبتلا لوگ لمبے عرصے کی چھٹیوں پر چلے جاتے ہیں اور اکثر تو کام کو مکمل طور پر ترک کررہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں ایک ملین سے زائد افراد اس صورت حال سے دوچار ہیں اور ہر سال اس سے ہونے والے اخراجات 7.4 ارب پاؤنڈ ہے۔ ڈاکٹروں کے وقت کا تین چوتھائی حصہ ایسے مریضوں کے علاج میں صرف ہوجاتا ہے جس سے نو اعشاریہ پانچ بلین دن ضائع ہوجاتے ہیں۔ ☆☆

معاصرین کی آراء

پاکستان میں اب تک اسلامی قدروں کی جڑیں مضبوط نہ ہوسکیں

قوموں اور ملکوں کی تاریخ میں پچاس ساٹھ سال کا عرصہ کوئی معنی نہیں رکھتا لیکن یہی مختصر سی مدت اگر مسلسل انتشار اور اتھل پتھل میں گزری ہو اور مصیبت میں بیتنے والا ایک ایک لمحہ عوامی زندگی پر دیرپا اثرات مرتب کررہا ہو تو یہ قلیل مدت بھی اپنے آپ میں ایک مکمل تاریخ بن جاتی ہے۔ پاکستان کی اسی تاریخ پر تبصرہ کرتے ہوئے مشہور صحافی ایم جے اکبر نے اپنی کتاب ''انڈیا! وی سیج وِدن'' (ہندوستان اپنے حصر میں) لکھا تھا کہ:

''پاکستان کا خیال تیسری دہائی میں پیدا ہوا، چوتھی دہائی میں جدو جہد شروع ہوئی پانچویں دہائی میں اس کی شکل مسخ ہوئی چھٹی دہائی میں اس کا دم گھٹا اور ساتویں دہائی میں وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔''

اس کے باوجود پاکستان نے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ آٹھویں، نویں، دسویں اور گیارہویں دہائی میں بھی اس کے طور طریقے بدلے نہ ہی اندرونی انتشار اور تفرقہ کے رجحانات نے ملک کی سالمیت کے لئے کسی وسیع تر اتحاد کو ضروری سمجھا۔ یہی وجہ ہے کہ صرف چھ دہائیوں کے عرصہ قلیل میں پاکستان ٹوٹتا بکھرتا اور بنتا بگڑتا ہی رہا۔ اسے اس ملک اور عوام کی بدقسمتی ہی قرار دیا جائے گا کہ انہیں کوئی ایسا قائد نصیب نہیں ہوا جو ملک میں کسی نظام کو اندر سے تقویت دے کر اسے تادیر قائم رکھے۔ پاکستان میں نہ تو اسلامی قدروں کی جڑیں مضبوط ہوئیں نہ ہی جمہوریت پوری توانائی کے ساتھ اپنے قدم جما سکی۔ دراصل پاکستان اس کش مکش سے باہر نکل ہی نہیں سکا کہ وہ اسلامی طرز حکومت کو اپنی شناخت کا ذریعہ بنائے گا یا رائج معنی میں جمہوریت کو گلے لگائے گا اسی کشمکش کا نتیجہ ہے کہ جمہوریت پسندی اور اسلام پسندی کے رجحانات ہمیشہ ایک دوسرے سے متصادم رہے جس کا فائدہ اقتدار پسند طاقتیں اٹھاتی رہیں جو عوام میں بھی موجود رہیں اور فوج کی صفوں میں بھی۔ پورے ساٹھ سال کی تاریخ جمہوری و اسلامی طاقتوں کے ٹکراؤ نیز حکومت کے تصادم سے عبارت رہی جس کے نتیجے میں پاکستان ہر دور میں عدم استحکام کی رسی پر جھولتا رہا اور مغربی طاقتیں بالخصوص برطانیہ اور امریکہ اُس کے ہچکولوں سے فائدہ بھی اٹھاتے رہے اور محظوظ بھی ہوتے رہے۔ آج بھی یہ ملک مغربی طاقتوں کے لئے جغرافیائی مہرے کی حیثیت رکھتا ہے۔

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air 20Pounds or40 U.S.$
30 Euro
By Sea 10 Pounds or 20 U.S.$

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT No. RN61/57
ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian 143516 Dt.Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 56 Thursday 29th November Issue No. 48

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel.Fax:(0091)1872-220757
Tel.Fax:(0091)1872-221702
Tel. (0091)1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

یتامیٰ، بیوگان اور مُطلّقہ عورتوں کے حقوق کے متعلق اسلام کی سنہری تعلیمات کا بیان

ان تعلیمات کی پیروی کرنے سے ہی معاشرے میں امن قائم ہوسکتا ہے اور نیکیاں پھیلتی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے آمین۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 رنومبر 2007ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ (بقرہ:221)

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ (بقرہ:235)

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ (بقرہ:229)

مذکورہ بالا تینوں آیات اور ان کے تراجم پیش کر کے حضور انور ایدہ اللہ نے پہلی آیت جو یتیموں کے متعلق ہے فرمایا اس آیت میں یتامیٰ کے بارہ میں ذکر کیا گیا ہے اور یتامیٰ کے تعلق میں قرآن مجید میں اَور جگہوں پر بھی ذکر ملتا ہے جس میں ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان سے شفقت کرنے کا ذکر ہے۔ اس آیت میں فرمایا وہ تمہارے بھائی ہیں اور بھائی سے ایک بڑا بھائی جو سلوک کرتا ہے وہی سلوک یتامیٰ سے کیا کرو۔ بڑا بھائی یہی چاہتا ہے کہ اس کا چھوٹا بھائی پڑھائی کی طرف توجہ کرے۔ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہے اگر بیمار ہو جاتا ہے تو اس کی طرف توجہ دیتا ہے اور ہمیشہ اس کی اصلاح کی فکر میں رہتا ہے کہ وہ معاشرے کا ایک مفید وجود بن جائے پس بڑے بھائی کی طرح یتیم کا خیال رکھو۔ ان کے لئے ہمدردی کے جذبات رکھو۔ غلط باتوں سے ٹوکتے رہو۔

فرمایا: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر فرمایا ہے کہ جو لوگ یتیموں کی پرورش کرنے والے ہیں وہ ہمیشہ اس بات سے ڈرتے رہیں کہ اگر وہ اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑ کر مر رہے ہوتے تو انہیں کتنا خوف ہوتا پس چاہئے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور صاف سیدھی بات کہیں۔ پس ہمیشہ یتیموں کی ضرورت کا خیال رکھو اور خاص کر اُن یتیموں کا جن کے والدین دین کی خاطر قربان ہو گئے۔ اُن کے بچوں کا خوب خیال رکھو تاکہ وہ سمجھیں کہ ہمارے باپ نے دین کی خاطر قربانی کر کے دائمی زندگی پائی ہے۔ اگر کسی کی جائیداد ہے تو امانت داری کے ساتھ اس کی جائیداد کا خیال رکھو۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بُری نیت سے یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ اور جب وہ پختگی کی عمر کو پہنچ جائیں تو امانت داری کے ساتھ ان کی جائیداد اور ان کے اَموال کو واپس کر دو لیکن افسوس ہوتا ہے کہ بعض دفعہ بعض قریبی بھی یتیم کا مال ہڑپنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔ اللہ عزیز ہے، یاد رکھو اگرچہ یتیم کمزور ہے لیکن ایسے لوگ عزیز خدا کی پکڑ سے نہیں بچ سکیں گے۔ عزیز اور غالب خدا کا کائنات کی ہر چیز پر غلبہ ہے اس لئے ہمیشہ اس کے غضب سے ڈرتے رہو۔

دوسری آیت میں بیوہ کا ذکر ہے۔ عورت ویسے ہی کمزور ہے لیکن اگر بیوہ ہو جائے تو اَور کمزور پڑ جاتی ہے۔ اس لئے بیواؤں کے حقوق کی خصوصی حفاظت کرنی چاہئے۔ فرمایا: ترقی یافتہ ممالک آج عورت کے حقوق کے نعرے لگا رہے ہیں لیکن اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے ہی عورت کو یہ حقوق عطا کر دیئے تھے۔ اللہ نے بیوہ کے لئے ایک مُدّت تک خاوند کے گھر میں رہنے کا حق قائم کر دیا ہے۔ عورت کے بارے میں حکم ہے کہ خاوند کے گھر میں عدّت پوری کرے جو چار ماہ دس دن ہیں لیکن اس کے بعد بھی ایک سال تک مزید رہ سکتی ہے۔ بعض دفعہ جب جائیداد کی تقسیم ہوتی ہے اور مرنے والا مکان ورثہ میں چھوڑ کر جاتا ہے اگر وہ مکان کسی اور کے حصہ میں آ جائے تو فرمایا کہ پھر بھی اسے ایک سال تک وہاں رہنے کا حق ہے۔ ہاں اگر عورت خود جانا چاہے تو چار ماہ دس دن کی عدت پوری کر کے جا سکتی ہے۔ فرمایا ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ جو عزیز ہے اُسی سے ڈرو۔ دوسرے بیوہ کو حق دیا ہے کہ اگر شادی کر کے اپنا گھر بسانا چاہتی ہے تو عزیزوں اور رشتہ داروں کو اس میں روک نہیں بننا چاہئے۔ بعض دفعہ رشتہ دار چاہتے ہیں کہ بیوہ شادی نہ کرے تو ایسے رشتہ داروں کے متعلق اللہ فرماتا ہے کہ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ شادی مستحسن امر ہے۔ رشتہ دار کہتے ہیں کہ اگر بیوہ شادی کرے گی تو ہماری ناک کٹ جائے گی۔ لیکن اللہ فرماتا ہے کہ میں عزیز ہوں اس لئے میرے حکم کی پابندی کرو اور جھوٹی عزتوں کے پیچھے نہ پڑو۔

پھر تیسری آیت بھی عورتوں کے حقوق کے بارے میں ہے کہ طلاق کی مقررہ عدت ختم ہونے کے بعد عورت آزاد ہے وہ جہاں چاہے شادی کر سکتی ہے۔ ہاں اگر حاملہ ہے تو اسے اپنا حمل نہیں چھپانا چاہئے ممکن ہے کہ حمل ظاہر کرنے سے ٹوٹتے ہوئے رشتے پھر جڑ جائیں۔ فرمایا بعض دفعہ طلاق کے معاملہ میں اقرباء لڑکیوں کو خراب کر رہے ہوتے ہیں بعض دفعہ جھوٹی اَنا میں بچیوں کا گھر برباد کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ رشتہ داروں کو رشتوں کے جوڑنے میں روک نہیں بننا چاہئے اور گھروں کو برباد نہیں کرنا چاہئے۔ پس ایسے رشتے کے لئے جو ایک عہد پر قائم ہوا ہے مردوں کو حکم ہے کہ عورتوں کے حقوق ادا کرو اور عورتوں کو حکم ہے کہ مردوں کے حقوق ادا کرو یہ حکم انسانی معاشروں کی کایا پلٹنے والے ہیں۔ یاد رکھو کسی مذہب نے ایسے حقوق قائم نہیں کئے جیسے اسلام نے کئے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا

(نساء:20)

ترجمہ: اور ان سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔

فرمایا: پس مرد کو بھی جلد بازی نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ قدرت رکھتا ہے کہ انجام بخیر ہو مردوں کو بہت سوچ سمجھ کر اور غور و فکر کر کے فیصلے کرنے چاہئیں اگر خدا کی رضا کی خاطر دعا کرتے ہوئے اصلاح کی کوشش کی جائے تو وہی گھر جو تباہی کے کنارے پر ہوتا ہے دوبارہ بس جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مرد اور عورت ہر دو کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ وہ گھروں کے بسانے اور امن کے قائم رکھنے کی طرف خاص توجہ دیں۔ حقوق کے لحاظ سے تو دونوں برابر ہیں لیکن مرد کو بعض انتظامی لحاظ سے فضیلت ہے لیکن مردوں کو فرمایا ہے کہ اگر تم کو فوقیت دی گئی ہے تو پھر مرد کی ذمہ داریاں بھی ادا کرو بیوی بچوں کی ذمہ داری اٹھانا تمہارا کام ہے اسی صورت میں تم اپنی فوقیت کے اہل ہو سکتے ہو۔ یہی وہ چیزیں ہیں جن سے معاشرے کا امن قائم ہو سکتا ہے اور نیکیاں پھیلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆